جلد ۳۴ | ۱۲ ماہ شہادت ۱۳۲۵ھ | ۹ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ | ۱۲ اپریل ۱۹۴۶ء | نمبر ۸۷

مدینۃ المسیح

قادیان ۱۱ ماہ شہادت۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے متعلق آج پونے آٹھ بجے شب کی اطلاع مظہر ہے۔ کہ پچھلے پہر حضور کو حرارت ہوگئی۔ اور بے چینی بھی ہے۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت اُم المومنین مدظلہا العالی آج صبح سیر کرتے وقت گر پڑیں۔ اور دونوں گھٹنوں اور بازو پر چوٹیں آئیں۔ اس وجہ سے بخار کے علاوہ گھبراہٹ اور بے چینی بھی بڑھ گئی۔ احباب صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

حضرت مرزا بشیر احمد صاحب کو کل رات پاؤں کے انگوٹھے میں نقرس کا درد دوبارہ ہوگیا۔ مگر بفضل خدا جلد افاقہ ہوگیا۔ آج دن بھر بے چینی رہی۔ احباب دعائے صحت فرمائیں۔

افسوس کے ساتھ لکھا جاتا ہے کہ حضرت منشی عبدالعزیز صاحب پٹواری آف اوجلہ جو ۳۱۳ صحابہ میں سے تھے۔ آج بعد عصر وفات پاگئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون جنازہ کل بعد نماز جمعہ ہوگا

ڈاکٹر محمد احمد صاحب ابن جناب ڈاکٹر حشمت اللہ صاحب کے ہاں آج لڑکا پیدا ہوا۔ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ نے مبشر احمد نام تجویز فرمایا۔ اور دعا فرمائی اللہ تعالےٰ مبارک کرے۔

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے خدا تعالیٰ کے ترقی اور کامیابی کے وعدے

"گو میں زمین کی سلطنت کے لئے نہیں آیا۔ مگر میرے لئے آسمان پر سلطنت ہے۔ جسکو دنیا نہیں دیکھتی۔ اور مجھے خدا نے اطلاع دی ہے۔ کہ آخر بڑے بڑے منکر اور سرکش مجھے شناخت کرلیں گے۔ جیساکہ فرماتا ہے یخرّون علی الاذقان سجدا۔ ربنا اغفر لنا انا کنا خاطئین۔ لاتثریب علیکم الیوم یغفر اللہ لکم وھو ارحم الراحمین۔ اور میں نے کشفی طور پر دیکھا۔ کہ زمین نے مجھ سے کلام کیا۔ اور کہا یا ولی اللہ کنت لا اعرفک۔ یعنی اے ولی اللہ میں اس سے پہلے تجھ کو نہیں پہچانتی تھی۔ زمین سے مراد اس جگہ اہل زمین ہیں۔ مبارک وہ جو دہشت ناک دن سے پہلے مجھ کو قبول کرے کیونکہ وہ امن میں آئے گا۔ لیکن جو شخص زبردست نشانوں کے بعد مجھے قبول کرے۔ اس کا ایمان رتی بھی قیمت نہیں رکھتا۔" (براہین احمدیہ حصہ پنجم صفحہ ۸۵ و ۸۶)

اس کے بعد براہین احمدیہ میں شائع شدہ بعض پیشگوئیوں کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں۔

"اے خدا میں دعا کرتا ہوں کہ مجھے نجات بخش اور مشکلات سے رہائی فرما۔ ہم نے نجات دے دی یہ دونوں فقرے عبرانی زبان میں ہیں۔ اور یہ ایک پیشگوئی ہے۔ جو دعا کی صورت میں کی گئی۔ اور پھر دعا کا قبول ہونا ظاہر کیا گیا۔ اور اس کا حاصل مطلب یہ ہے۔ کہ جو موجودہ مشکلات ہیں۔ یعنی تنہائی بے کسی ناداری کسی آئندہ زمانہ میں وہ دور کردی جائیں گی۔ چنانچہ ۲۵ برس کے بعد یہ پیشگوئی پوری ہوئی۔ اور اس زمانہ میں ان مشکلات کا نام ونشان نہ رہا۔ اور پھر دوسری پیشگوئی انگریزی زبان میں ہے۔ اور میں اس زبان سے واقف نہیں۔ یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ جو اس زبان میں وحی الٰہی نازل ہوئی۔ ترجمہ یہ ہے کہ میں تم سے محبت کرتا ہوں۔ میں تمہیں ایک بڑا گروہ اسلام کا دونگا۔ ایک گروہ تو ان میں سے پہلے مسلمانوں میں سے ہوگا۔ اور دوسرا گروہ ان لوگوں میں سے ہوگا۔ جو دوسری قوموں میں سے ہونگے یعنی ہندوؤں میں سے یا یورپ کے عیسائیوں میں سے یا امریکہ کے عیسائیوں میں سے

بھائی عبدالرحمٰن صاحب قادیانی پرنٹر و پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس قادیان میں چھپا اور قادیان سے شائع کیا

ایڈیٹر:- غلام نبی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

الفضل

قادیان دار الامان مورخہ ۹ جمادی الاول ۱۳۶۵ھ مطابق ۱۲ ماہ شہادت ۱۳۲۵ ہش

احرار کی کامیابی ناکامی کی شکل میں

(از ایڈیٹر)

گزشتہ انتخابات میں احرار کو ایسی شرمناک اور ذلیل کن ہزیمت اٹھانی پڑی کہ انہیں گمنامی کے گڑھے میں منہ چھپا کر بیٹھ رہنے کے سوا کوئی چارہ نہ نظر آیا اور اب جبکہ مجبوراً انہیں بولنا ہی پڑا ہے تو ان کے مختار کل اور نفس ناطقہ مولوی مظہر علی صاحب اظہر نے ایسی بہکی بہکی باتیں کی ہیں کہ ان سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابھی تک ان لوگوں کے حواس ٹھکانے نہیں ہوئے۔

اظہر صاحب نے اس بات کا ذکر کرتے ہوئے کہ ان کے دوست خواہش کر رہے تھے۔ کہ وہ کچھ بولیں۔ کہا "انتخاب کو ختم ہوئے ایک مہینہ گزر گیا۔ اور اس کا نتیجہ کچھ نکل گیا۔ اور کچھ نکل رہا ہے۔ یہ پہلا موقعہ نہیں کہ مجھے الیکشن میں شکست ہوئی ہے۔ قدرت کو ایسا ہی منظور تھا۔ کہ یہ ناکامیابی کامیابی کی شکل میں ہو گئی" مگر ساری تقریر میں یہ بتانے کی تکلیف نہیں فرمائی۔ کہ اس ناکامی و نامرادی نے کس طرح "کامیابی کی شکل" اختیار کر لی۔ کیا اس لئے اسے کامیابی قرار دیا گیا ہے کہ یہ پہلا موقعہ نہیں بلکہ اس قسم کی شکست اور ہزیمت مولوی صاحب پہلے بھی اٹھا چکے ہیں اور ناکامی کے عادی ہو جانے کی وجہ سے اسے کامیابی سمجھ رہے ہیں۔

اسی سلسلہ میں اظہر صاحب نے حاضرین جلسہ کو مخاطب کر کے کہا "آپ کو خیال تھا۔ کہ میں کامیاب ہو جاؤنگا" گویا اظہر صاحب کے تو وہم و گمان میں بھی یہ نہ تھا کہ وہ "شہری حلقہ شمال مشرقی قصبات" سے پنجاب اسمبلی کے انتخاب میں کامیاب ہونے کے لئے کھڑے ہوتے ہیں۔ وہ تو یہی سمجھتے تھے کہ کھڑے ہی نہیں ہوتے۔ اور اگر اپنا کھڑا ہونا انہیں معلوم تھا۔ تو اس میں تو کوئی شک ہی نہیں۔ کہ وہ کامیاب ہونے کے لئے کھڑے نہ ہوتے تھے۔ اور اپنی کامیابی کا انہیں خیال تک نہ تھا۔ اگر ان کے مندرجہ بالا فقرہ کا یہی مطلب نہیں تو اور کیا ہو سکتا ہے۔ وہ انتخاب میں شکست فاش کھانے کے بعد دوسروں سے کہتے ہیں۔ "آپ کو خیال تھا۔ کہ میں کامیاب ہو جاؤنگا۔" حالانکہ جنہیں مخاطب کر کے یہ کہا گیا۔ ان میں سے بہتیرے ایسے ہو سکتے ہیں جنہیں نہ صرف ان کی کامیابی کا کبھی خیال بھی نہ آیا ہو۔ بلکہ انہوں نے ان کو ناکام بنانے کے لئے کوشش کی ہو۔ اور ان کی بجائے ان کے حریف کو ووٹ دیا ہو۔ باوجود اس کے ان سے تو کہتے ہیں۔ کہ آپ کو میری کامیابی کا خیال ہوگا۔ اور خود اپنی کامیابی کا خیال بھی دل میں لانے سے انکار فرما رہے ہیں۔ لیکن اب جبکہ ناکامی کا سیاہ دھبہ ان کی پیشانی پر لگ چکا ہے اور نہ صرف ان کی بلکہ تمام احرار کی لیڈری کا پول کھل چکا ہے۔ یہ کہنے سے کیا بن سکتا ہے۔ اور کون عقل و سمجھ رکھنے والا مان سکتا ہے کہ دوسروں نے "حضرت مولانا مظہر علی صاحب اظہر ناظم اعلےٰ مجلس احرار اسلام ہند" کے ہاتھ پاؤں باندھ کر اور منہ بند کر کے پنجاب اسمبلی کی ممبری کے لئے جبراً کھڑا کر دیا۔ اور دوسرے ہی انہیں کئی ماہ تک کامیابی کی بھیک مانگنے کے لئے ادھر ادھر لڑھکاتے پھرے اس میں ان کی مرضی اور منشا کا کوئی دخل نہ تھا۔

معلوم ہوتا ہے ناکامی کے صدمہ کی شدت نے احرار کے "ناظم اعلیٰ" کو اتنا بھی یاد نہیں رہنے دیا کہ انتخابات کی مہم شروع کرتے وقت انہوں نے کیا کچھ کہا تھا۔ اور وہ ان کے موجودہ بیانات کو کس صفائی کے ساتھ جھوٹ ثابت کر رہا ہے۔ اس بارے میں تفصیلات کو دوسرے وقت پر اٹھا رکھتے ہوئے ہم جناب ناظم اعلیٰ سے صرف اتنا پوچھتے ہیں۔ کہ "۱۰ ستمبر کو دہلی دروازہ احرار پارک میں مجلس احرار اسلام کی طرف سے انتخابی مہم کا آغاز کرنے کے لئے ایک عظیم الشان اجلاس زیر صدارت حضرت صاحبزادہ سید فیض الحسن صاحب سجادہ نشین منعقد ہوا تھا۔" (الفضل ۲۱ ستمبر) اس میں انتخابات میں احرار کی کامیابی کی ڈینگیں مارنے کے بعد آخر میں حضرت مولانا نے ۱۸ امیدواروں کے پہلے گروپ کے ناموں کا اعلان فرمایا" تھا۔ ان میں انکا اپنا نام نامی اور اسم گرامی بھی موجود تھا۔ یا نہیں۔ اگر موجود تھا جیسا کہ ۲۵ جنوری کے "الفضل" میں اس گروپ کی شائع شدہ فہرست میں درج ہے۔ تو بتایا جائے کہ اس وقت انہیں اپنی کامیابی کا خیال تھا۔ یا شکست فاش کھانے کے لئے کھڑے ہو رہے تھے۔ اگر کامیابی کا خیال نہیں بلکہ یقین تھا۔ تو اب اس قسم کے لغو عذرات اور بے سرو پا بہانوں سے ناکامی اور نامرادی کا داغ قطعاً دور نہیں ہو سکتا۔

الازھار لذوات الخمار

یعنی

اوڑھنی والیوں کے لئے پھول

از سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ جنرل سکرٹری لجنہ اماء اللہ مرکزیہ

مدت سے میرے دل میں یہ آرزو تھی کہ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی تمام وہ تقریریں جو حضور نے جلسہ سالانہ کے موقعہ پر یا بعض اور مواقع پر عورتوں کے متعلق فرمائی ہیں۔ ایک کتاب میں جمع کر دی جائیں۔ سو الحمد للہ کہ اللہ تعالےٰ نے میری اس آرزو کو پورا کیا۔ کہ حضور کی تمام ایسی تقریریں ایک کتاب میں جمع کر دی گئی ہیں۔ اور کتاب چھپ رہی ہے۔ خدا کے فضل سے مشاورت پر مل سکیگی۔

یہ تقریریں گویا پھول کی پتیوں کی طرح منتشر تھیں۔ جنہیں ایک پھول کی صورت میں جمع کر دیا گیا ہے۔ یہ تقریریں گویا بکھرے ہوئے موتی تھے۔ جنہیں چن چن کر ایک مسلک میں پرو دیا گیا ہے۔ یہ تقریریں مختلف قسم کی خوشبوئیں تھیں۔ جنہیں ملا کر ایک شیشی میں بند کر دیا گیا ہے تا ہم زیادہ سے زیادہ فائدہ تھوڑے سے وقت میں اٹھا سکیں۔ یہ کتاب دفتر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ قادیان کی طرف سے پہلی پیشکش ہے جلدی میں ہم سے فروگذاشتیں بھی ہوئی ہیں۔ جو کہ آئندہ اشاعت میں انشاء اللہ دور کر دی جائینگی کتاب صرف ایک ہزار چھپوائی گئی ہے حجم ۵۶۰ صفحات ہے۔ قیمت اڑھائی روپیہ ہے۔

درخواست ہائے دعا

(۱) منظور احمد صاحب محکمانہ امتحان میں کامیابی کے لئے (۲) مرزا غلام نبی صاحب شیخوپورہ کا لڑکا بی اے کا امتحان دے رہا ہے۔ اور لڑکی نے میٹرک کا دیا ہے۔ (۳) کرم الٰہی صاحب گوجرانوالہ کی والدہ اور ہمشیرہ بیمار ہیں۔ اور ہسپتال میں زیر علاج ہیں۔ (۴) عبد اللطیف صاحب زرگر بھیرو چیچی کی بیوی نور ہسپتال میں زیر علاج ہے۔ حالت تشویشناک ہے۔ (۵) سعید احمد صاحب ابن کرنل اوصاف علی خانصاحب کچھ عرصہ سے دل کی تکلیف کی وجہ سے سخت بیمار ہیں۔ (۶) برکت علی صاحب چک ۱۰۶ ضلع رحیم یارخان اور چوہدری محمد صدیق صاحب نمبردار مخالفین کی ایذا دہی کا نشانہ بنے ہوئے ہیں۔ (۷) اہلیہ صاحبہ شیخ خوشی محمد صاحب لنگے ضلع گجرات عرصہ سے سخت بیمار ہیں۔ (۸) حوالدار کلرک فضل حق صاحب ۲/۱۵ پنجاب رجمنٹ محکمانہ امتحان دینے والے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت قرآن مجید کی ہر آیت سے ثابت ہو سکتی ہے

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ کا ایک نہایت اہم اعلان

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ فرماتے ہیں۔

"میں کہتا ہوں کہ کوئی شخص ایسی بات پیش کرے۔ جس کا جواب قرآن مجید میں موجود نہ ہو۔ مگر آج تک کوئی ایسی بات پیش نہیں کر سکا۔ ایک دفعہ کوئی غیر احمدی مولوی آیا۔ اور کہنے لگا۔ مرزا صاحب کی سچائی قرآن کی آیت سے بتائیں۔ میں نے کہا مرزا صاحب کی سچائی ہر آیت سے ثابت ہو سکتی ہے۔ وہ کہنے لگا اچھا اس آیت سے ثابت کریں ومن الناس من یقول آمنا باللہ وبالیوم الآخر وما ھم بمؤمنین میں نے کہا یہ آیت ہمیشہ کے لئے ہے۔ یا صرف اس زمانہ کے لئے؟ کہنے لگا ہمیشہ کے لئے۔ میں نے کہا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صداقت کا یہ کتنا بڑا ثبوت ہے۔ اللہ تعالےٰ صاف فرماتا ہے کہ قرآن کی موجودگی میں بھی ایسے لوگ ہونگے۔ جو مونہہ سے تو کہیں گے۔ کہ ہم قرآن پر یقین رکھتے ہیں۔ مگر وہ مسلمان نہیں ہونگے۔ اگر امت محمدیہ میں سب نیک لوگ ہی پیدا ہوتے۔ تو پھر نبی کی کوئی ضرورت نہ تھی۔ لیکن اگر امت محمدیہ نے بگڑ جانا تھا۔ تو ان کے لئے خدا تعالےٰ کے مامور کی یقیناً ضرورت تھی۔ چنانچہ اس آیت میں اللہ تعالےٰ یہی بتاتا ہے کہ ہمیشہ ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں گے۔ جو منافق ہونگے۔ جو مونہہ سے تو کہیں گے کہ ہم مسلمان ہیں۔ مگر دل سے نہیں ہونگے۔ تو ضروری ہے کہ کوئی ایسا شخص ہو۔ جو ان کو حقیقت میں محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی امت بنائے" (الفضل ۲۴ رمئی ۱۹۴۴ء)

(ا)

انا زینا السماء الدنیا بزینۃ ن الکواکب وحفظا من کل شیطان مارد (صافات ع ۱) ہم نے ورلے آسمان کو ستاروں سے مزین کیا ہے۔ اور ہر باغی شیطان سے اسے محفوظ بنایا ہے" سورۃ صافات میں یہ بتایا ہے۔ کہ بعض لوگ مسلمان کہلاتے ہوئے بھی نادانستہ یا شرارتاً قرآنی مطالب کو بگاڑ کر پیش کرنے کی کوشش کرینگے۔ وہ شیطان مارد ہونگے۔ یعنی ظاہر میں تو مسلمان کہلائینگے لیکن درحقیقت اسلام کے دانستہ یا نادانستہ باغی ہونگے۔ ان کے فساد کو بھی اللہ تعالےٰ دور کرے گا۔ یہ آئندہ کے لئے پیشگوئی ہے۔ اور بتایا ہے۔ کہ جب بھی مسلمان قرآنی مطالبہ کے سمجھنے سے قاصر ہو جائیں گے اور اس کے مطالب کو بگاڑ دینگے اللہ تعالےٰ مامور مبعوث کر کے ان کے شر اور فتنہ سے قرآن کریم کو محفوظ کرے گا۔ فتبارک اللہ احسن الخالقین (تفسیر کبیر جلد سوم صفحہ ۱۵۴)

مسلمانوں میں جہاں اور بہت سی غلطیاں تیرھویں صدی میں آگئی تھیں۔ وہاں ایک غلط خیال ان میں یہ بھی پیدا ہو گیا تھا۔ کہ نعوذ باللہ سارا قرآن شریف قابل عمل نہیں۔ بلکہ اس کی بعض آیتیں منسوخ ہو چکی ہیں۔ قرآن مجید کی تیس آیات حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی وفات کو ثابت کر رہی تھیں۔ مگر مسلمان ان آیات کی تکذیب کر رہے تھے۔ اور حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو زندہ آسمان پر مان رہے تھے۔ قرآن مجید علی الاعلان کہہ رہا تھا۔ کہ کوئی آدمی اس خاکی جسم کے ساتھ آسمان پر نہیں جا سکتا۔ لیکن مسلمان یہ کہہ رہے تھے۔ کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام اس خاکی جسم کے ساتھ آسمان پر چلے گئے ہیں۔ قرآن مجید خدا تعالےٰ کی کتاب ہے۔ اور اس کی آیات میں ایک ترتیب ہے۔ لیکن مسلمان نام کے مسلمان اس بات کے منکر تھے۔ اور وہ یہ کہہ رہے تھے کہ قرآن مجید کی آیات میں کوئی ترتیب نہیں ہے۔ اور اپنا الو سیدھا کرنے کے لئے یعیسیٰ انی متوفیک ورافعک الی کے معنے کرتے ہوئے پہلے رافعک الی کو رکھتے۔ اور بعد میں متوفیک کو رکھتے تھے۔ یہ تھا مسلمانوں کا اسلام۔ تیرھویں صدی کے مسلمانوں کا ایمان جو ان کو قرآن مجید پر تھا۔ پھر اسی پر بس نہیں۔ قرآن مجید اس بات کے حق میں تھا۔ کہ تمام انبیاء اور مومن شیطان کے مس سے پاک ہیں۔ مگر اسلام کے اندرونی دشمن یعنی باغی مسلمان اس بات کا وعظ کر رہے تھے۔ کہ سوائے حضرت عیسےٰ علیہ السلام اور ان کی والدہ کے کوئی بھی شیطان کے مس سے پاک نہیں ہے الغرض تیرھویں صدی کے مسلمان مسلمان کہلاتے ہوئے بھی نادانستہ یا شرارتاً قرآنی مطالب کو بگاڑ کر پیش کر رہے تھے۔ ظاہر میں تو مسلمان کہلاتے تھے۔ مگر درحقیقت اسلام کے دانستہ یا نادانستہ باغی تھے۔ یہ سب کچھ اسلام کا عزیز اور علیم خدا دیکھ رہا تھا۔ اس نے اپنے اس قانون کے مطابق کہ انا زینا السماء الدنیا بزینۃ ن الکواکب وحفظا من کل شیطان مارد۔ جب بھی مسلمان قرآنی مطالب کو سمجھنے سے قاصر ہو جائینگے اور اس کے مطالب کو بگاڑ دینگے یعنی شیطان مارد بن جائینگے۔ تو اللہ تعالےٰ مامور مبعوث کر کے ان کے شر اور فتنہ سے قرآن کریم کو محفوظ کرے گا۔ اپنے ایک بندہ کو خود قرآن سکھا کر قرآن کی حفاظت کے لئے کھڑا کیا۔ اور اس مامور نے اعلان کیا۔ کہ "یہ عاجز مامور ہے تا غافلوں کے سمجھانے کے لئے قرآن شریف کی اصل تعلیم پیش کی جائے" (ازالہ اوہام صفحہ ۲)

پھر فرمایا۔ "علماء نے مسامحت کی راہ سے بعض احادیث کو بعض آیات قرآنی کا ناسخ قرار دیا ہے ... لیکن حق یہی ہے کہ حقیقی نسخ اور حقیقی زیادت قرآن پر جائز نہیں۔ کیونکہ اس سے اس کی تکذیب لازم آتی ہے" (الحق لدھیانہ صفحہ ۹۱)

تیرھویں صدی میں مسلمان اتنے بگڑ چکے تھے۔ کہ وہ حقیقت اسلام سے دور جا پڑے تھے۔ اور قرآن کریم سے باغی اور سرکش ہو گئے تھے۔ اس صدی میں جتنا اسلام کمزور ہو گیا تھا۔ اتنا اس سے پہلی صدیوں میں کبھی نہیں ہوا۔ ایک کمزور سے کمزور انسان اپنے وعدہ کا پاس کرتا ہے۔ تو کیا خدا تعالےٰ جو کبھی اپنے وعدہ کے خلاف نہیں کرتا۔ اسلام کی حفاظت کے وعدہ کو پورا نہ کرتا۔ کیا وہ واحد یگانہ یہ دیکھ کر کہ رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کا دین دشمنوں کے نرغہ میں گھر گیا ہے۔ غیر تو غیر اپنے بھی دشمن ہو گئے ہیں۔ خاموش بیٹھا رہتا اور اسلام کی حفاظت قرآن کریم کی خدمت کے لئے کسی مامور کو اس زمانہ میں نہ بھیجتا۔ جھوٹا ہے وہ انسان جو یہ کہتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں ہمیں کسی مامور کی ضرورت نہیں۔ اور بدقسمت ہے وہ شخص جو یہ کہتا ہے۔ کہ اس زمانہ میں کوئی مامور نہیں آیا۔ اور غلطی خوردہ ہے وہ آدمی جو اس بات کی تلاش نہیں کرتا۔ کہ قرآن مجید کی حفاظت کے لئے اس زمانہ میں کون مامور ہو کر آیا ہے

ہمارے سچے اور قادر خدا نے عین وقت پر جب کہ قرآن کریم کی تعلیم سے مسلمان بے بہرہ ہو چکے تھے۔ اور مسلمان اسلام کو بدنام کر رہے تھے۔ اور قریب تھا کہ اسلام گمنام ہو جاتا حضرت مرزا غلام احمد علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مامور کیا تا وہ قرآن کریم کی حفاظت کریں۔ اور اللہ تعالےٰ کا انتخاب کیا بہترین انتخاب تھا۔ کہ اس خدا کے پہلوان نے سینہ سپر ہو کر دشمنانِ دین کا مقابلہ کیا۔ اور قرآن مجید کے چہرہ سے تمام گرد و غبار صاف کر کے اس کا منور چہرہ دنیا کے سامنے پیش کیا۔ اب اسلام بدنام نہیں۔ بلکہ اسلام کو نہ ماننے والے بدنام ہو رہے ہیں۔ اور نام کے مسلمان اب حقیقی مسلمان بن رہے ہیں فالحمد للہ علیٰ ذالک

خاکسار۔ عبد الحمید آصف

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا وہ دعوٰی جو روز بروز پورا ہو کر آپکی صداقت ثابت کر رہا ہے

"میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے۔ جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کریگا"

"سر سکندر مرحوم نے پنجاب اسمبلی کے ایوان میں کانگریس پارٹی کی مخالفتوں پر برہم ہو کر فرمایا تھا کہ "جو تمہارے جی میں آئے کر لو۔ اتحاد پارٹی (یونینسٹ پارٹی) پانچہزار سال تک برقرار رہنے والی ہے" اور سر چھوٹو رام نے اسی مفہوم کو یوں ادا کیا تھا کہ "یونینسٹ پارٹی کی جڑیں پاتال تک پہنچ چکی ہیں۔ تم اس کا بال بھی بیکا نہیں کر سکتے۔ اور اس پارٹی کو توڑنے کی ہر کوشش بالکل ایسی ہے جیسے کوئی دیوانہ پہاڑ کی چٹان کو ٹکریں مارے اور اپنا ہی سر پھوڑ لے" مگر حوادث روزگار کی ستم ظریفی ملاحظہ ہو کہ ابھی سر سکندر اور سر چھوٹو رام کے فدائی بقید حیات ہیں مگر یونینسٹ پارٹی دم توڑ چکی ہے.... پانچ ہزار سال تو در کنار پانچ سال بھی وہ چٹان قائم نہ رہ سکی۔ اور دیوانوں کا سر پھوٹنا تو درکنار خود اسکی قوت ٹوٹ کر رہ گئی۔ یہ زمانے کے انقلابات ہیں.... دیکھیے کس طرح غیر متوقع اور نامعلوم مقامات سے اتحاد پارٹی کی چٹان کو ڈائنا میٹ لگا اور اسے بھک سے اڑا کر رکھ دیا۔ انّ فی ذالک لعبرۃ لاولی الالباب"۔ "کوثر" لاہور ۷ ارمارچ ۱۹۴۶ء)

یہ بالکل درست اور بجا ہے۔ ایسے بلند بانگ دعاوی کا جن کی بنیاد انسانی قیاسات پر ہو یہی حشر ہوا کرتا ہے لیکن اس کے مقابل پر ان دعاوی کے متعلق آپ کیا رائے قائم کرینگے جو آج سے قریباً پچاس برس قبل کئے گئے تھے اور حرف بحرف سچے ثابت ہو چکے ہوتے جا رہے ہیں۔ اس وقت سے لیکر جبکہ یہ دعاوی کئے گئے تھے آج تک ہر دن جو چڑھتا رہا ہے وہ ان کی صحت پر مہر تصدیق ہی ثبت کرتا آیا ہے۔ حوادث روزگار میں سے کوئی حادثہ بھی ان دعاوی کی سچائی پر اثر انداز نہیں ہو سکا۔ بلکہ ان کی صداقت کو اور بھی روشن کر دیتا ہے۔ میری مراد حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے دعاوی سے ہے۔ جو مثال کے طور پر حضور کی کتاب اربعین میں سے پیش کئے جاتے ہیں۔

حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے اپنے مخالفین کو مخاطب کر کے فرمایا:۔

"میرے پر ایسی رات کوئی کم گزرتی ہے جس میں مجھے یہ تسلّی نہیں دی جاتی کہ میں تیرے ساتھ ہوں۔ اور میری آسمانی فوجیں تیرے ساتھ ہیں۔ اگرچہ جو لوگ دل کے پاک ہیں مرنے کے بعد خدا کو دیکھیں گے لیکن مجھے اسی کے منہ کی قسم ہے کہ میں اب بھی اس کو دیکھ رہا ہوں۔ دنیا مجھ کو نہیں پہچانتی۔ لیکن وہ مجھے جانتا ہے جس نے مجھے بھیجا ہے۔ یہ ان لوگوں کی غلطی ہے۔ اور سراسر بدقسمتی کہ میری تباہی چاہتے ہیں۔ میں وہ درخت ہوں جس کو مالک حقیقی نے اپنے ہاتھ سے لگایا ہے۔ جو شخص مجھے کاٹنا چاہتا ہے اس کا نتیجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ وہ قارون اور یہودا اسکریوطی اور ابوجہل کے نصیب سے کچھ حصہ لینا چاہتا ہے...... اے لوگو! تم یقیناً سمجھ لو کہ میرے ساتھ وہ ہاتھ ہے جو اخیر وقت تک مجھ سے وفا کرے گا۔ اگر تمہارے مرد اور تمہاری عورتیں اور تمہارے جوان اور تمہارے بوڑھے اور تمہارے چھوٹے اور تمہارے بڑے سب مل کر میرے ہلاک کرنے کے لئے دعائیں کریں یہاں تک کہ سجدے کرتے کرتے ناک گل جائیں اور ہاتھ شل ہو جائیں تب بھی خدا ہرگز تمہاری دعا نہیں سنے گا اور نہیں رکے گا جب تک وہ اپنے کام کو پورا نہ کرے...... ہر ایک جو زندہ رہیگا وہ دیکھ لیگا۔ کہ آخر خدا غالب ہوگا۔ دنیا میں ایک نذیر آیا۔ پر دنیا نے اسے قبول نہ کیا۔ لیکن خدا اسے قبول کرے گا اور بڑے زور آور حملوں سے اس کی سچائی ظاہر کر دے گا۔ وہ خدا جس کا قوی ہاتھ زمینوں اور آسمانوں اور ان سب چیزوں کو جو ان میں ہیں تھامے ہوئے ہے وہ کب انسان کے ارادوں سے مغلوب ہو سکتا ہے۔ اور آخر ایک دن آتا ہے۔ کہ وہ فیصلہ کر دیتا ہے۔ پس صادقوں کی یہی نشانی ہے کہ انجام انہیں کا ہوتا ہے۔ خدا اپنی تجلیات کے ساتھ ان کے دل پر نزول کرتا ہے۔ پس کیونکر وہ عمارت منہدم ہو سکے جس میں وہ حقیقی بادشاہ فروکش ہے۔ ٹھٹھا کرو جس قدر چاہو۔ گالیاں دو جس قدر چاہو۔ ایذا اور تکلیف دہی کے منصوبے سوچو جس قدر چاہو۔ اور میرے استیصال کے لئے ہر ایک قسم کی تدبیریں اور مکر سوچو جس قدر چاہو پھر یاد رکھو کہ عنقریب خدا تمہیں دکھلا دیگا کہ اس کا ہاتھ غالب ہے۔ نادان کہتا ہے کہ میں اپنے منصوبوں سے غالب ہو جاؤنگا مگر خدا کہتا ہے کہ اے لعنتی دیکھ میں تیرے سارے منصوبے خاک میں ملا دونگا"۔

کتنے پُر شوکت اور یقین و ایمان سے لبریز الفاظ ہیں۔ اور جب واقعات کی ان کے ساتھ مطابقت کو دیکھا جائے تو یہ ایک معجزانہ بیان نظر آتے ہیں۔ "زمانہ کے انقلابات" نے کتنی کوششیں ان کو غلط ثابت کرنے کے لئے کیں۔ مگر کیا یہ غلط ثابت ہو سکے؟ نہیں؛ ہرگز نہیں!! بلکہ پہلے دن سے تا ایندم ان کی سچائی روز بروز زیادہ سے زیادہ شان کے ساتھ ظاہر ہوتی گئی۔ اور آئندہ بھی ہوتی رہے گی انشاء اللہ تعالےٰ۔ کیونکہ یہ کسی سیاسی مدبّر کی اپنے حریف کے مقابلہ میں محض قیاسی تعلّی نہیں۔ بلکہ یہ الفاظ الٰہی منشاء اور تقدیر کے ماتحت علیٰ وجہ البصیرت کہے گئے۔

جماعت احمدیہ کی تمام مخالفانہ تحریکیں جو اب تک وقتاً فوقتاً اٹھتی رہی ہیں سب سپردِ خاک ہو چکی ہیں۔ اس وقت تک آخری تحریک احرار کی تھی۔ اس کے متعلق ہمارے موجودہ امام حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے عین اس وقت جبکہ یہ عالم شباب میں تھی یہ اعلان فرمایا تھا کہ اس کا خاتمہ بہت قریب ہے۔ یہ الفاظ اب بھی ہمارے کانوں میں گونج رہے ہیں جو حضور نے ایک خطبۂ جمعہ کے دوران فرمائے تھے کہ میں احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکلتی ہوئی دیکھ رہا ہوں۔ چنانچہ دنیا نے اپنی آنکھوں سے احرار کے پاؤں تلے سے زمین نکلنے کا نظارہ دیکھا۔ اور ہر شخص پکار اٹھا کہ واقعی احرار کا خاتمہ ہو چکا۔

الٰہی سلسلوں کے متعلق ہمیشہ سے یہ سنت اللہ چلی آئی ہے کہ وہ دن دوگنی اور رات چوگنی ترقی کرتے ہیں۔ لیکن ان کی مخالف تحریکیں ایک ایک کر کے نہایت حسرت ناک انجام کو پہنچتی ہیں۔ حضرت نوحؑ حضرت ابراہیمؑ۔ حضرت موسیٰؑ۔ حضرت عیسیٰؑ اور آخر میں سید الانبیاء حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے زمانوں میں چشم فلک نے یہی نظارہ دیکھا اور آج بھی دنیا اسی سنت اللہ کا مشاہدہ کر رہی ہے۔ مگر کتنا بدقسمت ہے وہ انسان جو ان سب نشانوں کو اپنی آنکھوں سے دیکھتا ہوا پھر ان سے کوئی عبرت حاصل نہیں کرتا۔ اگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے یہ دعاوی نعوذ باللہ خدا تعالیٰ کی طرف سے الہام کی روشنی پا کر نہ تھے تو کیا وجہ ہے کہ ان کا بھی وہی حشر نہ ہوا جو سر سکندر اور سر چھوٹو رام کے دعاوی کا ہوا۔ حالانکہ یہ دونوں دنیاوی لحاظ سے بہت بڑی پوزیشن کے انسان تھے۔ ایک صوبہ کی حکومت ان کے ہاتھ میں تھی۔ ہر قسم کے سازوسامان انہیں میسر تھے۔ مگر حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے جب مذکورہ بالا الفاظ تحریر فرمائے تھے اس وقت حضور دنیوی لحاظ سے کس مپرسی کی حالت میں تھے ساری دنیا آپ کی مخالف تھی۔ اور مخالفت روز بروز بڑھتی ہی گئی۔ جماعت بھی بالکل ابتدائی حالت میں تھی۔ اور نہایت ہی کمزور مگر خدا تعالےٰ نے کزرعٍ اخرج شطأہ کا آیہ کے مطابق سلسلہ احمدیہ کو وہ ترقی دی جسے آج دوست دشمن سبھی دیکھ رہے ہیں۔ حتیٰ کہ مولوی ظفر علی صاحب جیسے

جیسے معاند سلسلہ احمدیہ کو بھی یہ تسلیم کرنا پڑا کہ جماعت احمدیہ اب اتنا بڑا تناور درخت بن چکی ہے کہ اس کی شاخیں اطراف عالم میں پھیل گئی ہیں۔ اس کے مقابلہ میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے ان مخالفین کی جو میدان مقابلہ میں اترے اور خم ٹھونک کر سامنے آئے کیا حالت ہے؟ مولوی نذیر حسین صاحب شیخ الکل کو اب دہلی میں بھی بہت تھوڑے لوگ جانتے ہیں کہ وہ بھی کوئی بڑے عالم ہو گزرے ہیں۔ مولوی محمد حسین صاحب بٹالوی کو ان کے محلہ کے لوگ بھی فراموش کر چکے ہیں۔ مولوی غلام دستگیر قصوری۔ مولوی عبدالحق غزنوی۔ مولوی عبدالرحمٰن لکھو کے مولوی سعد اللہ لدھیانوی۔ غرض جتنے مخالف تھے سب کا نام و نشان مٹ چکا ہے۔ لیکن حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالیٰ نے وہ برکت دی جو ابدالآباد تک قائم رہیگی کیا جھوٹوں کے ساتھ یہی خدائی تائید ہوتی ہے

ہے کوئی کاذب جہاں میں لاؤ لوگو کچھ نظیر
میرے جیسی جس کی تائیدیں ہوئی ہوں بار بار

راقم علی محمد اجمیری

عالمگیر قحط کا خطرہ کیوں ہے؟

از مکرم شیخ ناصر احمد صاحب مجاہد اسلام لنڈن

(۱)

دنیا کو مستقبل قریب میں شدید قحط کا خطرہ درپیش ہے۔ بہت کم ممالک ہیں جو اس خطرہ کی زد میں نہیں ہیں۔ بعض ممالک کی حالت دوسروں سے زیادہ نازک ہے۔ نہ صرف مفتوح ممالک بلکہ فاتح ممالک بھی اس مصیبت کا اسی طرح شکار اور خطرہ میں برابر کے شریک ہیں۔ حکومت برطانیہ کی طرف سے ایک طویل "قرطاس ابیض" اس بارہ میں شائع ہوا ہے جس کے مطالعہ سے بعض ممالک کی اس بارہ میں لاپرواہی بلکہ خود غرضی عیاں ہے۔ مثلاً بیان کیا گیا ہے کہ یورپ کے بعض ممالک میں پالتو جانوروں کو غلہ کھلانا شروع کر دیا گیا ہے۔ ۱۹۴۵ء کے وسط میں غلہ کی فراوانی تھی۔ اور یہ فراوانی اس غیر ضروری مصرف کا محرک بنی۔ گو خوراک کی کمی کا خطرہ ۱۹۴۵ء کے موسم گرما سے ہی محسوس ہونا شروع ہو گیا تھا۔ تاہم ان ممالک نے جن میں امریکہ اول نمبر پر ہے اس بارہ میں کوئی احتیاط نہ کی۔ اور آج باوجود اس امر کے کہ امریکہ کے لوگوں کو قبل از جنگ کی خوراک کے معیار کی نسبت سے ۱۰۲ فیصدی خوراک فی کس مل رہی ہے۔ وہاں کے لوگ سؤروں اور کتوں اور دیگر مویشی کو بجائے ان کے مخصوص چارہ کے غلہ کھلا رہے ہیں۔ غور کیجئے دنیا بھر میں اس وقت اسی لاکھ ٹن گندم کی ضرورت ہے۔ لیکن چار بڑے ممالک جو برآمد کرتے ہیں اُن میں جانوروں کو جنگ سے پہلے کے معیار کی نسبت ساٹھ لاکھ ٹن گندم زیادہ کھلائی جا رہی ہے۔ پھر نہ امریکہ میں راشننگ ہے اور نہ روس میں۔ لیکن ان کے ہمسایہ ممالک تکلیف میں مبتلا ہیں۔ گندم کی کمی کو دور کرنے کی کوئی صورت نہیں آئندہ فصل بھی کوئی امید نہیں دلاتی۔ چاول کی صورت حالات بھی بہت مایوس کن ہے برما میں چاول کی پیداوار کو اصل صورت پر لانے کے لئے چار سال درکار ہیں۔ گوشت کی سپلائی میں ایک عرصہ تک کمی رہیگی۔ تیل اور دُہنیات کے متعلق بھی جبتک مشرق بعید سے برآمد میں اضافہ نہ ہو۔ کوئی امید افزاء صورت نظر نہیں آتی۔ کھانڈ میں گو مستقبل میں قدرے اضافہ ہونے کی امید ہے لیکن ۱۹۴۶ء میں حالات کے سدھرنے کا امکان نہیں۔

(۲)

اس تشویشناک صورت حالات کا باعث فصلوں کی عالمگیر خرابی ہوئی ہے۔ اور اس پر مستزاد جنگ کی وجہ سے ذرائع پیداوار میں رکاوٹوں کا پیدا ہو جانا ہے۔ جنگ سے قبل یورپ میں گندم وغیرہ کی پیداوار پانچ کروڑ نوے لاکھ ٹن تھی لیکن پچھلے سال پیداوار تین کروڑ دس لاکھ ٹن ہوئی۔ جنگ سے قبل باہر سے ۲۷ لاکھ ٹن گندم کی ضرورت ہوتی تھی لیکن اس سال بوجہ گوشت کی قلت کے اس ضرورت کا اندازہ ایک کروڑ ۵۶ لاکھ ٹن ہے۔ اگر یہ مقدار بیرونی ممالک سے حاصل ہو بھی جائے تب بھی یورپ میں جنگ سے قبل کے معیار کی نسبت سے ۲۵ فیصدی کمی رہیگی۔ ہندوستان چین فرانسیسی شمالی افریقہ۔ جنوبی افریقہ اور دیگر ممالک کو جنگ سے قبل ۲۴ لاکھ ٹن گندم کی بیرونی ممالک سے ضرورت پڑتی تھی لیکن اب ان ممالک کو ایک کروڑ سات لاکھ ٹن چاہئیں۔ برما اور سیام میں ۸۴ لاکھ ٹن چاول پیدا ہوتے تھے۔ لیکن اس سال کی پیداوار کا اندازہ صرف ۴۹ لاکھ ٹن ہے۔ پیداوار میں کمی کے دیگر اسباب ذرائع حمل و نقل کا نقصان اور کام کرنے والوں کی قلت ہیں۔ امریکہ میں خوراک کی پیداوار ۲۵ فیصدی زیادہ ہوئی ہے۔ لیکن وہاں کے لوگوں نے معیار زندگی بلند کر کے اس زائد پیداوار کو صرف کر لیا۔ کچھ مصرف اس زیادت کا فوج میں ہو گیا۔ "قرطاس ابیض" میں بیان کیا گیا ہے۔ کہ یہ ظاہر ہے جانوروں کو غلہ بہت زیادہ مقدار میں کھلایا جا رہا ہے۔ حسب ذیل ممالک میں خوراک کا معیار جنگ سے قبل معیار کی نسبت سے آجکل یہ ہے۔ ممالک متحدہ امریکہ میں ۱۰۲ فیصدی کینیڈا میں سو فیصدی مطابق معیار قبل از جنگ۔ آسٹریلیا میں ۹۷ فیصدی۔ ڈنمارک۔ سویڈن میں ۹۰ سے ۹۵ فیصدی۔ برطانیہ میں ۹۵ فیصدی۔ فرانس۔ بلجیم۔ ہالینڈ اور ناروے میں ۷۵ سے ۸۰ فیصدی۔ یونان۔ یوگوسلاویہ۔ چیکوسلواکیہ اور اٹلی میں ۷۰ سے ۷۵ فیصدی جرمنی اور آسٹریا میں ۵۰ سے ۶۰ فیصدی

(۳)

یہ اعداد و شمار اوسط کے اندازہ سے ہیں۔ ورنہ بعض کو کم اور بعض کو زیادہ خوراک ملتی ہے۔ اگر یورپ میں پیداوار بڑھ بھی جائے۔ تب بھی درآمد کی ضرورت رہیگی۔ کیونکہ خوراک کے ادنےٰ معیار کو مستقل طور پر جاری نہیں رکھا جا سکتا۔ ذخائر ختم ہو گئے ہیں۔ روس میں فصل اچھی ہے۔ اگر وہاں سے زائد خوراک بڑی مقدار میں آ جائے تو حالات تبدیل ہو سکتے ہیں۔ جنگ سے قبل ۴ بڑے ممالک جو برآمد کرتے ہیں (یعنی امریکہ۔ آسٹریلیا۔ کینیڈا اور ارجنٹائن) تیرہ کروڑ ایکڑ کاشت کرتے تھے لیکن جنگ کے دوران میں ان میں تین کروڑ ایکڑ کی کمی ہو گئی۔ جنگ سے پہلے ان ممالک کے ذخائر ایک کروڑ بیس لاکھ ٹن تھے۔ لیکن ۱۹۴۳ء میں اضافہ ہوا۔ ذخائر ۴ کروڑ سے زائد تھے۔ اسکے بعد ۱۹۴۴-۴۵ء میں بوجہ جانوروں کو غلہ کھلانے کے (بالخصوص امریکہ میں) ذخائر میں معتدبہ کمی ہو گئی علاوہ ازیں گندم کا استعمال صنعتی ضروریات میں بھی بہت زیادہ مقدار میں ہونے لگا۔ مثلاً ترکیبی ربڑ بنانے میں۔ ۱۹۴۵ء کی فصل تک ذخائر ۲ کروڑ ۲۰ لاکھ ٹن رہ گئے۔ اس وقت قابل برآمد سپلائی کا اندازہ ۲ کروڑ ۴۷ لاکھ ٹن ہے۔ اور دنیا کی ضروریات ۳ کروڑ ۲۰ لاکھ ٹن ہیں۔ یعنی قریباً ۸۰ لاکھ ٹن کی کمی۔ جنگ سے قبل ان چار ممالک میں جانوروں کو ۴۵ لاکھ ٹن غلہ کھلایا جاتا تھا۔ اب ایک کروڑ پانچ لاکھ ٹن کھلایا جاتا ہے۔ چاول کی کمی بھی گندم کی کمی کیطرح ہے۔ جاپانیوں کے قبضہ کے دوران ان میں پیداوار بہت گر گئی تھی۔ برما۔ سیام اور فرانسیسی ہند چینی جنگ سے قبل ۶۰ لاکھ ٹن چاول باہر بھجواتے تھے۔ لیکن اب پیداوار بمشکل انکی اپنی ضرورت کے لئے کافی ہو گی۔ چین اور جاپان میں پیداوار علی الترتیب ۱۷ اور ۲۰ فیصدی نیچے گر گئی ہے ہندوستان میں بوجہ خرابی موسم کے پیداوار ۴ کروڑ ٹن ہے۔ اور اب ہندوستان کو باہر سے ۴۰ لاکھ ٹن غلہ کی ضرورت ہے۔

(۴)

جہاں یورپ میں مویشی کی تعداد میں معتدبہ کمی ہوئی ہے۔ وہاں شمالی امریکہ میں مویشی کی تعداد میں حیرت انگیز ترقی ہوئی ہے۔ جس کے نتیجہ میں جانوروں کی خوراک پر ۴۰ فیصدی زائد غلہ خرچ ہو رہا ہے۔ شمالی امریکہ میں اس سال جانوروں کو ۱۱ کروڑ ۴۰ لاکھ ٹن غلہ (جس میں ۹۰ لاکھ ٹن جو گندم ہے) کھلایا جائیگا۔ قرطاس ابیض میں لکھا ہے۔ کہ جانوروں کو کھلایا جانے والا غلہ ہی ایک ایسا ذخیرہ ہے۔ جسے دنیا کی بھوک دور کرنے کے لئے استعمال کیا جا سکتا ہے۔ گو اس سے مراد گوشت دودھ اور انڈوں میں کمی کا واقع ہو جانا ہے۔ مشرق بعید سے تیل نکالنے کے بیج اور تیل کے نہ آنے نیز ہندوستان سے درآمد کی کمی اور افریقہ سے اشیاء کی کمی کے باعث دنیا بھر میں دُہنیات کی شدید کمی رہے گی۔ اس سال موسم کی خرابی کی وجہ سے مچھلی بھی نہیں پکڑی جا سکی۔ ان اسباب کے باعث دُہنیات جنگ سے قبل کے معیار کے نصف سے قدرے زائد ہونگی۔ برطانیہ میں فی کس ۳۵ پونڈ دُہنیات صرف ہوتی ہیں۔ یعنی جنگ سے قبل کے معیار کا ۸۵ فیصدی۔ واشنگٹن میں یونائیٹڈ نیشنز ریلیف ایسوسی ایشن (U.N.R.R.A) کے اجلاس میں اقوام کو اپنی ضروریات کم کرنے کی طرف توجہ دلائی گئی تھی۔ اور برطانیہ نے خاص طور پر برآمد کرنے والے چار ممالک کو تحریک کی تھی۔ کہ وہ مناسب ذرائع اختیار کریں۔ بالخصوص جانوروں

حدیث اذا نزل ابن مریم فیکم و امامکم منکم کی واؤ

اس مست نگاہی نے جنہیں رنگ دیا ہے
نظروں کو ہیں وہ بام وہ محراب وہ دَر یاد

۵ اپریل کے الفضل میں غیرت و استعجاب کے ساتھ میں نے یہ پڑھا کہ حدیث کیف انتم اذا نزل فیکم ابن مریم و امامکم منکم میں واؤ عاطفہ ہے۔ اور اس کو حالیہ قرار دینا درست نہیں ہے۔ کیونکہ گذشتہ نصف صدی یعنی ۱۸۹۶ء سے خاکسار کو احمدیہ لٹریچر سے استفاضہ و افادہ کا فخر حاصل ہے۔ اور مخالفین کے اعتراضات کا اکثر حصہ بھی نہ صرف نظر سے گذرتا رہا ہے۔ بلکہ ان کا جواب دینے کی سعادت بھی پائی ہے۔ اب تک پوزیشن یہی رہی ہے۔ کہ غیر احمدی علماء حفظ کو عاطفہ قرار دیتے ہوئے ابن مریم اور امامکم کو دو الگ الگ وجود ثابت کرنے پر تلے رہے ہیں۔ اور ہم نے تو واؤ عاطفہ نہ ہونے پر زور نہ دیا ہو۔ مگر دیگر دلائل کی بنا پر بالعموم رجحان اسی طرف رہا ہے۔ کہ یہ واؤ حالیہ ہے۔ چنانچہ دوسری دو تین احادیث سے بھی اسی نقطۂ نظر کی تائید ہوتی ہے۔ اول تو اسی حدیث کی روایت جو الفضل میں بھی نقل ہوئی ہے۔ فامھم (مسلم جلد ۲) اور ایسا ہی جمع الفوائد من جامع الاصول کی جلد ۲ صفحہ ۲۹۸ پر ہے مدوقی روایۃ فامکم منکم فسرہ ابن ابی ذئب فامکم بکتاب ربکم و سنۃ نبیکم جو اس امر پر پوری روشنی ڈالتی ہے۔ کہ یہ واؤ حالیہ ہے۔ سوم مسند احمد بن حنبل جلد ۲ صفحہ ... میں جو حدیث ہے وہ تو اس بارے میں فیصلہ کن ہے۔ کہ امامکم منکم حال ہی واقع ہوا ہے۔ کیونکہ الفاظ حدیث یوں ہیں۔ یوشک من عاش منکم ان یلقی عیسی بن مریم اماماً مھدیاً و حکماً عدلاً فیکسر الصلیب و یقتل الخنزیر یعنی جو مسلمان اس وقت زندہ موجود ہوں گے۔ وہ ابن مریم کو پائیں گے۔ اس حال میں کہ وہ تمہارا امام و مہدی ہوگا۔ حکم و عدل۔ اماماً مھدیاً نے تو واؤ کے عاطفہ ہونے کا خیال کرنے کا امکان ہی نہیں رہنے دیا۔ خصوصاً اس لئے کہ لا مھدی الا عیسٰی (ابن ماجہ باب شدۃ الزمان) نے ثابت کر دیا ہے۔ کہ مہدی کوئی الگ وجود ہے ہی نہیں۔ پس واؤ کو عاطفہ کہہ کر کیوں ابن مریم و امامکم منکم میں معطوف اور معطوف علیہ کے متغائر ہونے کا مسئلہ چھیڑنے کی گنجائش پیدا کی جائے۔ یوں بھی تو مسند امام احمد حنبل کو درجہ استناد و اولیت و اولویت کئی محقق محدثین کے نزدیک حاصل ہے۔ باوجود اس کے یہ بات بھی قابل لحاظ ہے۔ کہ بخاری و مسلم صحیحین میں بھی مہدی کے لئے کوئی الگ باب نہیں۔ اور دیگر کتب احادیث میں بھی کیف تھلک امۃ انا اولھا و عیسٰی ابن مریم آخرھا نے اس امر پر مہر تصدیق ثبت کر دی ہے۔ کہ آنے والا ابن مریم ہی امت محمدیہ کا ایک فرد اکمل امام و ہادی ہوگا۔ پس ابن مریم و امامکم منکم میں واؤ حالیہ قرار دینا ہی اقرب الی الصواب ہے۔ سیدنا حکم و عدل المسیح الموعود علیہ الصلوٰۃ والسلام بھی جہاں اپنی تصانیف میں اس حدیث کو لائے ہیں۔ اس کا ترجمہ اسی رنگ میں کیا ہے۔ کہ واؤ حالیہ ہے۔ حکیم الامۃ حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ نے تو بارہا ایسا فرمایا۔ خود اس نیاز مند کو ایک مخالف کے اعتراضات کا جواب لکھواتے ہوئے سمجھایا۔ کہ یہ تو حالیہ ہے۔ سیدنا خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ الودود کی تصریح بھی یہی ہے۔ عالم حقائق آگاہ مولانا محمد سرور شاہ ادام اللہ مجدہٗ بھی یہی فرمایا کرتے ہیں۔ مولانا مولوی محمد احسن صاحب امروہی جو اپنے وقت میں احادیث کے عالم مانے جاتے تھے۔ اپنی تحریر و تقریر میں یہی بتاتے رہے۔ چنانچہ مسک العارف میں وہ ترجمہ کرتے ہیں۔ در آنحالیکہ وہ ابن مریم امام ... حکم و عدل ہوگا۔ اور ہم وابستگان دامن بھی اب تک یہی پوزیشن لیتے رہے۔ مختصر معانی اور مطول کے بیشتر حصے کو سبقاً پڑھنا پڑھانا اگر کچھ چیز ہے۔ تو یہ ناچیز بھی [illegible] بعض الاقاویل بصیغہ مجہول سے متاثر ہو کر حقائق ثابتہ میں شک و ارتیاب گوارا نہیں کر سکتا۔ (اکمل عفا اللہ عنہ)

مسٹر مارلیسن کے متعلق اہل پیغام کی نکتہ چینی اور برطانوی پریس

" پیغام صلح کے ماہر سیاست نے اپنے بغض کے ماتحت سیدنا حضرت امیر المومنین اطال اللہ بقاءہٗ و اطلع شموس طالعہ کا مسٹر مارلیسن اور لیبر پارٹی کے بارہ میں پیشگوئی پر متعصبانہ نکتہ چینی کرتے ہوئے یہ موشگافی کی تھی۔ کہ لیبر پارٹی کی انتخابات میں غیر معمولی کامیابی تو متوقع تھی۔ اس لئے آپ نے سن سنا کر یا حالات سے اندازہ لگاتے ہوئے پیشگوئی کر دی۔ " الفضل " نے برطانوی پریس کی آراء پیش کرکے واضح کر دیا۔ کہ اس تنقید کی بناء حلفی طور پر فاسد ہے۔ ذیل میں احباب کی دلچسپی اور پیغام بلڈنگ کے باخبر جرنلسٹ کے علم میں اضافہ کے لئے انگلستان کے مؤقر رسالہ ورلڈ ریویو سے ایک اقتباس پیش کیا جاتا ہے۔ جو مسٹر ہیملٹن کر کے مضمون سے لیا گیا ہے۔ جو خود گذشتہ پارلیمنٹ کے ممبر تھے۔ لکھا ہے:۔

"جب ۲۶ جولائی ۱۹۴۵ء کی صبح کو وائرلیس پر انتخاب کے نتائج کا اعلان شروع ہوا۔ تو فاتح لیبر پارٹی تک بھی اپنے کانوں کا اعتبار نہ کر سکی"۔

اصل الفاظ یہ ہیں:۔

"When on the morning of 26 July 1945 the election returns began to be announced over the wireless, not even the victorious Socialist party could credit its ears."

(World Review New Year 1946 special number

(خاکسار مشتاق احمد از لنڈن)

مدیر "اہلحدیث" سے خطاب

اخبار "اہلحدیث" ۲۲ مارچ میں لکھا ہے۔

" جو لوگ مدعی امامت کے ہوں۔ ان کا انجام کار اسی طرح کا خیال کر لینا چاہیئے۔ جیسا کہ انجام مرزا کا ہوا"۔

آگے چل کر اسی پرچہ اہلحدیث میں لکھا ہے:۔

" شریعت اسلامیہ میں امام کا لفظ چار معانی پر آیا ہے۔ (۱) امام نبوت۔ انی جاعلک للناس اماماً (دوم) امام ہدایت جعلنا منھم ائمۃ یھدون بامرنا (سوم) امام سیاست۔ الامام جُنّۃ (چوتھا) امام صلوٰۃ۔ اجعلوا ائمتکم خیارکم"۔

بنا بریں گزارش ہے۔ کہ (اول) سورۃ بقرہ رکوع ۱۵ کی جس آیت میں "امام نبوت" کا ذکر ہے۔ وہاں ذریت ابراہیم میں امامت نبوت کا اجراء باستثناء ظالمین ہے۔ پس اگر امت محمدیہ جو ذریت ابراہیم ہے۔ ظالمین کی تا قیامت مصداق ہو چکی ہے۔ تو "امام نبوت" آنا غلط ہوا۔ لیکن اگر بروئے قرآن ایسا نہیں۔ بلکہ امت محمدیہ "کنتم خیر امۃ" ہے۔ تو "امام نبوت" کا ہونا بھی ممکن ہوا یا نہیں۔

(دوم) اس عبارت میں حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو "امام نبوت" کا مدعی تسلیم کیا گیا ہے۔ اور مدعی نبوت کی نسبت مولوی ثناء اللہ صاحب لکھتے ہیں:۔

(الف) " واقعات گذشتہ سے بھی اس امر کا ثبوت ملتا ہے۔ کہ خدا نے کبھی کسی جھوٹے مدعی نبوت کو سرسبزی نہیں دکھائی"۔ (مقدمہ تفسیر ثنائی صک)

(ب) "یہ ضروری بات ہے۔ کہ جو نبی صادق نہ ہوگا۔ وہ قتل کیا جائیگا۔" (اہلحدیث ۱۴ جون ۱۹۰۸ء)

اس معیار کے رو سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت میں شک کرنے کی کوئی وجہ باقی نہیں رہ جاتی۔ کیا اہلحدیث اس پر غور کریں گے۔ (سید احمد علی مبلغ از کراچی)

508

تعلیم القرآن کلاس سنہ ۱۹۴۶ء

خدا تعالیٰ کے فضل سے

یکم اگست سنہ ۱۹۴۶ء تا تیس ۳۰ اگست سنہ ۱۹۴۶ء منعقد ہو گی

۱۔ گذشتہ سال کی طرح امسال بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے تعلیم القرآن کلاس کے انعقاد کا انتظام کیا گیا ہے۔ یہ کلاس انشاء اللہ مورخہ یکم اگست ۱۹۴۶ء تا ۳۰ اگست ۱۹۴۶ء قادیان میں منعقد ہو گی۔

۲۔ تمام وہ جماعتیں جن کے افراد کی تعداد پچاس ۵۰ تک ہے۔ ایک یا دو ۲ نمائندگان حسب ضرورت قرآن کریم پڑھنے کے لئے قادیان بھیج سکتی ہیں اور تمام وہ جماعتیں جن کے افراد کی تعداد پچاس ۵۰ سے اوپر ہے اسی نسبت کے ساتھ دو تین یا چار نمائندگان قادیان میں قرآن کریم پڑھنے کے لئے بھیج سکتی ہیں۔

۳۔ ہر نمائندہ کیلئے ضروری ہو گا۔ کہ وہ اپنے ہمراہ امیر جماعت یا پریذیڈنٹ کی تصدیقی چٹھی لائے تا کہ معلوم ہو سکے۔ کہ یہ فلاں جماعت کا نمائندہ ہے

۴۔ نمائندگان کے اسماء کی اطلاع بہر صورت ۱۴ جولائی ۱۹۴۶ء تک مرکز میں پہنچ جانی چاہئے۔

۵۔ تمام نمائندگان کے قیام و طعام کا انتظام انشاء اللہ تعالیٰ حسب دستور مرکز سلسلہ عالیہ احمدیہ کی طرف سے کیا جائے گا۔ دوستوں کو چاہئے۔ کہ وہ موسم کے مطابق بستر وغیرہ ہمراہ لائیں۔ اور مطالعہ کے لئے ضروری کتب و سٹیشنری وغیرہ کا بھی انتظام کریں۔

۶۔ چونکہ یہ رمضان المبارک کا مہینہ ہو گا۔ اس لئے قادیان کی برکات سے زیادہ سے زیادہ فائدہ اٹھانے کی احباب کو کوشش کرنی چاہئے۔ اور ہر قسم کی قربانی کر کے بھی اس کلاس میں شمولیت اختیار کرنی چاہئیے۔ اس کلاس کے انعقاد کا انتظام حضرت امیر المؤمنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے خاص ارشاد اور تحریک کی بناء پر کیا گیا ہے۔ حضور فرماتے ہیں:

"نظارت تعلیم کو چاہئے کہ اس کام کے لئے وہ ایک مہینہ مقرر کریں۔ اور پھر جماعتوں میں اخبار کے ذریعے اور مبلغوں اور انسپکٹروں کے ذریعے تحریک کریں کہ اس مہینہ میں ہر ایک جماعت اپنا ایک ایک آدمی قرآن مجید پڑھنے کے لئے یہاں بھیجے جو یہاں سے سارا قرآن مجید یا آدھا یا دس پارے پڑھ کر واپس چلے جائیں اور اپنے اپنے ہاں واپس جا کر دوسروں کو پڑھائیں۔ اور ہر سال یہ سلسلہ جاری رہے۔ پھر مبلغوں اور بیت المال کے انسپکٹروں کا یہ کام ہو۔ کہ جس جس جماعت میں وہ جائیں وہاں دیکھیں کہ جو جو آدمی پڑھ کر یہاں سے گئے تھے۔ انھوں نے آگے کتنے آدمیوں کو قرآن مجید پڑھایا ہے۔ اگر اس سکیم پر عمل کیا جائے تو میں سمجھتا ہوں۔ کہ چند سالوں کے اندر اندر ہماری جماعتوں کے لوگ قرآن کریم جاننے لگ جائیں گے"۔ حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کے پیش نظر عہدیداران جماعت کو فوری توجہ کرنی چاہئیے۔ اور اس اعلان کو پڑھتے ہی اپنی جماعت کا اجلاس کر کے نمائندگان کا انتخاب کرنا چاہئیے۔ اور پھر اس کی اطلاع دفتر ہذا میں دینی چاہیئے۔

عبد الرحیم درد ناظر تعلیم و تربیت صدر انجمن احمدیہ قادیان دار الامان

"الفضل" کے خطبہ نمبر کے تاثرات

میرا ایک مضمون اخبار "الفضل" مورخہ مارچ ۱۹۴۶ء میں شائع ہوا ہے۔ اس میں میں نے لکھا تھا۔ کہ "الفضل" کے خطبات نمبر جن اصحاب کے نام جاری کر رکھے ہیں ان سے خط وکتابت کی جا رہی ہے۔ اب ان سے استفسار کرنے پر جو جوابات موصول ہوئے ہیں۔ ان میں سے دو اشاعت کے لئے پیش کرتا ہوں۔

میری طرف سے ان کی خدمت میں ذیل کا عریضہ لکھا گیا۔

مانسہرہ ۱۴/۳/۴۶ بخدمت گرامی قدر منزلت محترم ومکرم۔ السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہ آپ کی خدمت میں اخبار "الفضل" کا خطبہ نمبر گذشتہ سال سے باقاعدہ بھیجا جا رہا ہے۔ اور یقین ہے کہ آپ اس کو مطالعہ فرماتے رہے ہونگے اگر اس کو آپ دلچسپی سے مطالعہ فرماتے رہے ہوں۔ اور آپ شوق سے اس کا مطالعہ فرمانا چاہتے ہوں۔ تو اس سال بھی اس کے اجراء کا مناسب بندوبست کیا جائے۔ اور اگر وہ اخبار ویسے ہی ضائع ہوتا رہا ہو تو پھر اس کا جاری رکھنا بلاوجہ نقصان کا زیر بار ہونا ہے اور امید ہے۔ کہ آپ کبھی اس کو پسند نہ فرما دیں گے۔ بنا براں اپنی رائے سے بواپسی مطلع فرما کر ممنون فرمائیں۔ تاکہ آپ کی رائے کے مطابق اس کے اجراء اور عدم اجراء پر مناسب غور ہو سکے۔

خاکسار محمد عرفان اپیل نویس مانسہرہ

پہلا جواب

مکرم ومحترم سلمہ۔ السلام علیکم جناب والا کا گرامی نامہ موصول ہو کر کاشف حالات ہوا یاد آوری کا تہ دل سے مشکور ہوں۔ بے شک اخبار گوہر بار "الفضل" گذشتہ سال سے باقاعدہ مجھے مل رہا۔ جس کو خود میں ہی کیا عوام کو بھی پڑھ کر نہایت دلچسپی سے سناتا ہوں واقعی آپ کی جماعت کا اتحاد و یگانگت قابل تعریف ہے۔

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ بنصرہٗ کے خطبات اور روایات کو پڑھ کر دل میں امنگ پیدا ہوتی ہے کہ بہ نفس نفیس آنحضور کی خدمت میں حاضر ہو کر شرف باریابی حاصل کروں۔ مگر افسوس کہ بوجہ عدیم الفرصتی واخراجات سفر معذور رہتا ہوں اس کے علاوہ میری سکونت ایک ایسے مرکز میں ہے کہ جہاں نہ ہی اس مذہب وجماعت کا کوئی فرد ہے اور نہ ہی میں اکیلا مظاہرین کے بالمقابل آ سکتا ہوں۔ اگر مجھے وقت ملا۔ تو کسی فرصت کے وقت آپ کی خدمت میں حاضر ہو کر زبانی تبادلہ خیالات کروں گا۔ بعد ازاں اگر موقع اور وقت نے اجازت دی تو چھان بین کے بعد اعلان کرونگا۔ حاضرین جماعت کو میری جانب سے سر تسلیم خم ہے۔

دوسرا جواب

مکرم مولوی صاحب دام اقبالہٗ وعلیکم السلام۔ گرامی نامہ صادر شدہ کا جواب تین حصوں پر ذیل میں عرض ہے۔

(۱) اخبار کی وصولگی۔ نہایت افسوس سے عرض خدمت ہے۔ کہ اخبار کے پرچے باقاعدہ نہیں ملتے رہے۔ میں یہ نہیں لکھ سکتا کہ دفتر اخبار کا اس سلسلہ میں تساہل ہوا ہو۔ مجھے احمدی جماعت کی باقاعدگی اور دیانت داری پر سو فیصدی اعتبار ہے۔ مگر برانچ آفس سے جسقدر ممکن ہو سکتا تھا عدم وصولگی کی شکایت کرتا رہا ہوں۔ لیکن ان سے بھی کوئی اطمینان بخش جواب نہیں ملتا رہا۔ ماہوار صرف ایک یا دو پرچے ملتے رہے ہیں۔ وہ بھی بعد کوشش اور مشکل سے۔ فروری ۱۹۴۶ء میں صرف ایک پرچہ ملا ہے۔ مارچ ۱۹۴۶ء قریب الاختتام ہے۔ ابھی تک مارچ کا ایک پرچہ بھی موصول نہیں ہوا۔ تاہم موصول شدہ پرچے نہایت محفوظ اور بطور فائل موجود ہیں۔

(۲) اخبار کا مطالعہ وصول شدہ اخبار ہمیشہ نہایت انتظار کے بعد وصول ہونے پر اول سے آخر تک پڑھتا رہا ہوں دینی اور دنیوی ہر دو لحاظ سے بہترین اور صراط مستقیم پر چلانے کی ممد ہے۔ ہر مضمون عالمین کے لئے راہ نجات ہے۔ مذہبی عقیدہ بالا طاق سہی۔ مگر مومن ہونے اور نیکوکاری کے درس سے ضرور اکثر مضامین لبریز ہوتے ہیں۔ ایک دو مدرس آدر بھی مطالعہ کرتے رہے ہیں۔

(۳) آئندہ اخبار کا اجراء۔ اخبار کے اجراء کے لئے آئندہ چندہ آپ اور کریں۔ مجھے بحیثیت مسلمان ہونے کے شرم محسوس ہو رہی ہے۔ مگر میری حالت اس وقت کافی کمزور ہے سیاسی دو تین اخبار کا پہلے سے ہی خریدار ہوں۔ لہذا خود چندہ ادا کرنے سے قاصر ہوں۔ آپ کو مجبور کرنا یا آپ اپنی جماعت بندی کے اخلاص سے اجراء کرانا چاہتے ہیں تو وہی اخلاص مجھے بھی مجبور کر رہا ہے کہ میں خود چندہ ادا کروں۔ اور اخبار جاری رکھوں۔ اس کے متعلق غور کر رہا ہوں۔

آئندہ کے متعلق تجویز

قارئین کرام مذکورہ جوابات سے اندازہ لگا سکتے ہیں۔ کہ خطبہ نمبر سے کسقدر عشق سعید الفطرت غیر احمدیوں کو پیدا ہو رہا ہے۔ کہ ڈاک کا انتظار اور شوق سے مطالعہ کے علاوہ فائل رکھے جاتے ہیں۔ موخر الذکر صاحب خط بھیجنے کے بعد مجھے ذاتی طور پر بمقام مانسہرہ آکر خود بھی ملے میں نے ان کے شوق کے پیش نظر ان سے وعدہ کیا کہ خطبہ نمبر کا کوئی چندہ وغیرہ نہ دیں آپ کے نام اخبار جاری رہے گا۔

چونکہ ہماری تحصیل ایک پہاڑی علاقہ پر مشتمل ہے۔ اس میں اکثر مقامات ایسے ہیں کہ وہاں کسی احمدی کا جانا اور تبلیغ کرنا بالکل ناممکن ہے کیونکہ آنے جانے کے ذرائع کم ہیں۔ نیز اسی تحصیل میں بمقام بالاکوٹ جو تواریخی مقام ہے۔ حضرت سید احمد صاحب بریلوی رحمۃ اللہ علیہ تیرھویں صدی کے مجدد مع سید اسماعیل صاحب شہید مدفون ہیں اس لئے ان پاک لوگوں کی روحوں کا بھی تقاضا ہے۔ کہ انشاء اللہ احمدیت پھیلے۔ ان تمام صورتوں پر غور کر کے میں نے یہ تجویز کی ہے۔ کہ تحصیل مانسہرہ کے کئی ایک پڑھے لکھے احباب کے نام خطبات نمبر جاری کرائے جائیں۔ تاکہ جن مواضعات میں کبھی کسی احمدی کے جانے کا اتفاق نہیں ہوا۔ اور نہ آئندہ جانے کی امید ہو سکتی ہے۔ وہاں احمدیت کی تبلیغ ہوتی رہے۔ میرے اندازہ کے مطابق اس تجویز کے تحت ایک سو دس سے کچھ زائد خطبات نمبر جاری کرائے جائیں گے۔ نیز خطبات کے ساتھ ان کو ٹریکٹ وغیرہ کی ترسیل بھی ضروری ہے۔ تاکہ ان کا تعاقب کر کے اتمام حجت کی جائے۔ خطبات نمبر کے اخراجات کے لئے میں تحصیل مانسہرہ اور مقامی احباب کو خصوصاً توجہ دلاتا ہوں کہ وہ براہ کرم ایثار کریں اور آگے بڑھیں۔ تحصیل مانسہرہ کے احمدیوں کے علاوہ باقی صاحب وسعت اصحاب بھی آکر اس ثواب میں حصہ لے سکیں تو عنداللہ ماجور ہونگے۔ وہ ازراہ کرم مجھے اطلاع دیں۔ کہ کتنے خریداروں کے لئے چندہ دیں گے۔ ایسے احباب ترسیل زر براہ راست منیجر صاحب اخبار الفضل کر کے مجھے اطلاع دیں۔ تاکہ میں فہرست ان کے پاس بھیجدوں اور خطبات نمبر جاری کر دئے جائیں۔ میرا مطلب ایک سال کے لئے یہ خطبات جاری کرانے کا ہے۔

خاکسار محمد عرفان اپیل نویس مانسہرہ

فارم تحریک وعدہ بیعت جلد از جلد واپس بھجوایا جائے

حضرت امیر المؤمنین خلیفۃ المسیح الثانی سیدنا المصلح الموعود ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمایا ہے۔ کہ جس طور پر احمدی افراد اپنا چندہ دیتے ہیں۔ اسی طور پر ان سے یہ عہد بھی لیا جائے۔ کہ وہ سال میں کم از کم ایک نیا احمدی بنائیں گے۔ اور ہر جماعت سے بھی یہ عہد لیا جائے۔ کہ وہ سال بھر میں مجموعی لحاظ سے اپنی موجودہ تعداد کے برابر نئے احمدی بنائیگی۔ اس ارشاد کی تعمیل کے لئے جماعتوں کو "فارم تحریک وعدہ بیعت" بھجوا دیا گیا تھا۔ کہ تکمیل کر کے حضور کی خدمت میں ارسال کیا جائے۔ اخبار الفضل کے ذریعہ جماعتوں کو متعدد مرتبہ یاد دہانی بھی کرائی جاچکی ہے۔ لیکن ابھی تک بہت کم جماعتوں نے اس طرف توجہ کی ہے۔ مندرجہ ذیل فہرست سے ظاہر ہے۔ کہ ہندوستان کی ۷۳۵ جماعتوں میں سے ابھی صرف ۴۰ جماعتوں نے فارم واپس بھجوایا ہے۔ پس پنجاب اور باقی ہندوستان کی تمام جماعتیں فوری توجہ کریں۔ اور ۱۵ اپریل ۱۹۴۶ء تک اپنے وعدے حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کی خدمت میں بھجوا دیں۔ (انچارج دفتر بیعت قادیان)

ان جماعتوں کی فہرست جن کی طرف سے بیعت کے وعدے وصول ہوگئے ہیں

نمبر شمار	نام جماعت	تعداد وعدہ کنندگان	تعداد وعدہ جات بیعت
1	قادیان - دارالرحمت	۱۸۰	۱۸۰
	قادیان - دارالفضل	۲۰	۳۴
	قادیان - دارالسعۃ	۹	۱۰
	حلقہ گورداسپور		
۲	ہرسیاں	۱۲	۱۳
۳	تلونڈی جھنگلاں	۱۴	۲۸
۴	پیر دشاہ	۱۱	۱۲
۵	ممراء	۶	۱۷
۶	ہمیش ڈوگر	۲۳	۸۲
۷	شاہ پور امرگڑھ	۲۹	۲۹
	حلقہ سیالکوٹ		
۸	مالو کے تتلے	۶	۶
۹	منڈیکی بیریاں و کھورپا	۶	۷
۱۰	رنگے پور	۹	۹
	حلقہ شیخوپورہ		
۱۱	شاہ مسکین	۵	۶
۱۲	آنبہ	۳۰	۴۰
۱۳	چک دہیندو	۴	۴
	حلقہ گوجرانوالہ		
۱۴	راہوالی	۱	۱
۱۵	مدرسہ چٹھہ	۱۸	۲۰
	حلقہ لائل پور		
۱۶	گوجرہ ضلع لائل پور	۱۵	۱۵
	حلقہ سرگودھا		
۱۷	چک نمبر ۱۱۶ ج ضلع سرگودھا	۱۱	۱۱
۱۸	چک ۸۶-۸۷ شمالی ضلع سرگودھا	۱۱	۱۱
۱۹	منڈی لک سٹیشن	۲	۲
۲۰	حلقہ گجرات - شادی وال	۱۰	۱۵
۲۱	کھوکھر غربی	۱۴	۱۷
۲۲	ککرالی	۹	۹
۲۳	گجرات	۱۱	۱۱
۲۴	شیخپور	۱۵	۲۵
۲۵	سعد اللہ پور	۱۴	۱۸
	حلقہ جالندھر		
۲۶	جالندھر چھاؤنی	۹	۹
۲۷	کریام	۲۵	۳۰
	حلقہ ہوشیارپور		
۲۸	بیگم پور کنڈھی	۲۶	۲۶
۲۹	نگیریاں	۶	۶
	حلقہ لدھیانہ		
۳۰	لدھیانہ	۲۵	۲۵
۳۱	چک لوہٹ	۱۶	۲۸
۳۲	ننڈپور۔ سانہ وال	۵	۵
۳۳	پشاور حلقہ سرحد	۲۴	۲۴
۳۴	کوئٹہ بلوچستان	۴۴	۴۷
۳۵	رتوچھ ضلع جہلم	۳	۴
۳۶	فیروزپور چھاؤنی	۲۹	۲۹
۳۷	پاکپٹن ضلع منٹگمری	۱۶	۱۷
۳۸	فاضل پور و ارجن پور ضلع ڈیرہ غازیخاں	۷	۷
۳۹	کمال ڈیرہ سندھ	۹	۱۳
۴۰	لکھنؤ حلقہ یو-پی	۱۱	۱۱
	متفرق افراد	۵	۶
	میزان	۷۵۵	۹۰۹

تیاری فہرست رائے دہندگان پنجاب اسمبلی

پنجاب لیجسلیٹو اسمبلی کی فہرست رائے دہندگان کی تیاری کا کام شروع ہو چکا ہے۔ یہ فہرستیں دو حصوں میں تیار ہونگی۔ پہلا حصہ اب تیار کیا جا رہا ہے۔ اس کا تعلق صرف ان رائے دہندگان سے ہوگا۔ جن کے نام کسی درخواست پیش کرنے کے بغیر فہرست رائے دہندگان میں درج کئے جائیں گے۔ دوسرے حصہ میں جو بعد میں تیار کیا جائیگا۔ وہ رائے دہندگان شامل ہوں گے۔ جن کے لئے حسب قواعد درخواست دینا ضروری ہے۔ مثلاً وہ عورتیں جو اپنے خاوندوں کی صفات جائیداد اور خواندگی کی بنا پر رائے دینے کی مستحق ہیں۔ اور وہ مرد بھی جنہوں نے کم از کم پرائمری امتحان پاس کیا ہوا ہے اس وقت جزو اول کی تیاری شروع ہے۔ جو ۲۷ مئی ۱۹۴۶ء کو ختم ہو جائے گی۔ یہ فہرستیں دیہات میں حلقوں کے پٹواری اور قصبات اور شہروں میں میونسپل یا ٹاؤن کمیٹیاں تیار کرینگی۔ اس جزو میں نام کے اندراج کے لئے کسی تحریری درخواست کی ضرورت نہیں۔ لیکن متعلقہ افسران کے پاس اپنے ناموں کا اندراج کروا کے تسلی کر لینی چاہیئے۔ کہ ان کا نام واقعی درج ہو چکا ہے۔ یا نہیں۔

ایک غلط فہمی کا ازالہ کر دینا ضروری ہے۔ کہ وہ تمام ووٹر جن کے نام ۱۹۴۳ء اور ۱۹۴۵ء کی فہرست رائے دہندگان میں درج ہو چکے ہیں۔ ان کے لئے بھی ضروری ہے۔ کہ وہ اطمینان کر لیں۔ کہ ان کے نام نئی فہرستوں میں بھی درج کرلئے گئے ہیں یا نہیں۔ یہ سمجھ کر کہ پہلی فہرستوں میں ان کے نام درج ہو چکے ہیں۔ سستی نہ کی جائے۔

جزو اول میں ناموں کے اندراج کے لئے مندرجہ ذیل صفات کا پایا جانا ضروری ہے:۔

(ا) ۲۱ سال یا اس سے زائد عمر ہو۔ اور
(ب) ایسی زمین کا مالک ہو۔ جس کا تشخیص شدہ معاملہ پانچ روپیہ سالانہ سے کم نہیں۔ یا
(ج) کسی زمین پر جس کا تشخیص شدہ معاملہ پانچ روپیہ سالانہ سے کم نہیں۔ حق موروثیت رکھتا ہو۔ یا
(د) ایسا معافی دار یا جاگیر دار ہو۔ جس کی معافی یا جاگیر دس روپے سالانہ سے کم نہیں یا
(ہ) رقبہ متعلقہ میں کم از کم چھ ایکڑ آبپاش اراضی یا کم از کم بارہ ایکڑ غیر آبپاش اراضی پر بحیثیت مزارعہ قبضہ رکھتا ہو۔ یا
(و) تاریخ معینہ سے گذشتہ بارہ ماہ مسلسل ایسی جائیداد غیر منقولہ کا مالک چلا آیا ہو۔ جس کی مالیت دو ہزار روپیہ سے کم نہ ہو۔ یا سالانہ کرایہ کم از کم ساٹھ روپے ہو۔ یا
(ز) تاریخ معینہ سے بارہ ماہ پیشتر مسلسل اس رقبہ میں جس کی فہرست رائے دہندگان تیار کی جارہی ہے۔ جائیداد غیر منقولہ پر بحیثیت کرایہ دار قابض رہا ہو۔ بشرطیکہ سالانہ کرایہ ساٹھ روپے سے کم نہ ہو۔ یا
(ح) گذشتہ مالی سال کے اندر اس پر کم از کم پچاس روپے براہ راست محصول میونسپل کمیٹی یا محصول چھاؤنی تشخیص ہوا ہو۔ یا
(ط) گذشتہ مالی سال میں کم از کم دو روپے حیثیت ٹیکس یا ٹیکس پیشہ وغیرہ تشخیص کیا گیا ہو۔ یا
(ی) گذشتہ مالی سال کے دوران میں اس پر انکم ٹیکس تشخیص کیا گیا ہو۔ یا
(ک) اس رقبہ کے اندر جس کے متعلق فہرست رائے دہندگان تیار کی جارہی ہے۔ ذیلدار انعامدار۔ سفید پوش یا نمبردار ہو۔ یا
(ل) ملک معظم کی بحری۔ بری یا ہوائی افواج کا ریٹائرڈ پنشن خوار یا ڈسچارج شدہ رکن ہو۔ بشرطیکہ تادیبی وجوہ کی بنا پر اسے فوج سے موقوف یا ڈسچارج نہ کیا گیا ہو۔ یا
(م) برطانوی ہند کی کسی پولیس فورس کا ریٹائرڈ پنشن خوار یا ڈسچارج شدہ رکن ہو۔ لیکن ایسا رکن نہ ہو۔ جو تادیبی وجوہ کی بنا پر اس فوج سے موقوف یا ڈسچارج کیا گیا ہو۔ یا
(ن) رائل انڈین نیوی ریزرو۔ رائل انڈین نیول والنٹیئر ریزرو اکزیلری فورس (ہند)

(ص) انڈین ٹیریٹوریل فورس یا انڈین ایئر فورس والنٹیر ریزرو کا ریٹائرڈ پنشن خوار یا ڈسچارج شدہ رکن ہے۔ بشرطیکہ تادیبی وجوہ کی بنا پر ڈسچارج یا موقوف نہ کیا گیا ہو۔

ہندوستان میں ۱۵ تا ۴۰ سال کے نوجوانوں کیلئے مجلس خدام الاحمدیہ کی رکنیت لازمی ہے

حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز المصلح الموعود نے ہندوستان کے ہر ۱۵ سال سے ۴۰ سال کے نوجوان کے لئے مجلس خدام الاحمدیہ کا رکن بننا لازمی قرار فرمایا ہے۔ جہاں ہر قائد ہر زعیم کا یہ فرض ہے کہ وہ اپنے حلقہ میں کسی ایسے نوجوان کو تنظیم سے باہر نہ رہنے دے۔ ہر ایسے احمدی نوجوان کا بھی فرض ہے۔ کہ وہ حضور کے ارشاد کی تعمیل میں فوری طور پر مجلس کے عہدہ داران سے مل کر اپنے تئیں مجلس کا رکن بنائے۔

مجلس خدام الاحمدیہ کا لائحہ عمل ہماری تنظیم موجودہ زمانہ کی آزادی پسند نعیش طلب ارواح میں جو قوم کو پستی کی طرف دھکیل رہی ہیں۔ نئی روح۔ نیا جذبہ اور اچھے شہری بننے کی صلاحیت اور قابلیت پیدا کرنے کا ایک ذریعہ ہے

قوموں کی پستی کا باعث عدم تربیت ہے کسی قوم کی ترقی اس کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ اور قوموں کی اصلاح نوجوانوں کی اصلاح کے بغیر نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ نوجوان قوم کی ریڑھ کی ہڈی ہوتے ہیں۔ اپنی ذمہ داریوں کو سمجھنا ہر احمدی نوجوان کا کام ہے۔ وہ اس وقت دین کا ستون ہے۔ اپنی قوم کا ستون ہے۔ ایسا نہ ہو۔ اس کی عدم توجہ اور معمولی سی غفلت سے قوم پر اس کا اثر ہو۔ اور وہ سوسائٹی کا بھی۔ اور اللہ تعالےٰ کے نزدیک بھی گنہگار بنے۔ پس ہر نوجوان کو چاہئیے۔ کہ مجلس خدام الاحمدیہ کا رکن بن کر اس تنظیم کے ماتحت کام کرنے کی عادت ڈالے۔

خاکسار بشیر احمد مہتمم تجنید خدام الاحمدیہ مجلس مرکزیہ

امتحان کتاب "تبلیغ ہدایت" ——— برائے توجہ مجالس خدام الاحمدیہ

جیسا کہ اعلان کیا جا چکا ہے۔ خدام الاحمدیہ کے امسال کے پہلے تین امتحانوں کے لئے کتاب "تبلیغ ہدایت" نصاب مقرر کی گئی ہے۔ پہلا امتحان انشاء اللہ العزیز ۲ جون ۱۹۴۶ء بروز اتوار ہوگا۔ تبلیغ کی اہمیت ہر مخلص احمدی پر واضح ہے۔ لیکن ہم کما حقہ تبلیغ تبھی کر سکتے ہیں جب ہمارے پاس ضروری ہتھیار ہوں اس امتحان میں شمولیت اپنے آپ کو ان ہتھیاروں سے مسلح کرنا ہے۔ پس میں تمام پُر جوش نوجوانان احمدیت کو دعوت دیتا ہوں۔ کہ وہ جلد از جلد اپنے آپ کو شمولیت کے لئے پیش کریں۔ قائدین اور زعمائے مجالس اپنی ذمہ داری کو پہچانتے ہوئے جلد از جلد امیدواران کی فہرستیں دفتر میں ارسال کر دیں۔ اور کوشش کریں کہ سوائے کسی خاص مجبوری کے سب خدام امتحان میں شریک ہوں۔ بشارت الرحمٰن مہتمم تعلیم مجلس خدام الاحمدیہ

حضرت ابراہیمؑ کے نقش قدم پر چلنے والے مومن!

حضرت ابراہیم علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے بڑھاپے میں فرزند عطا فرمایا جسے انہوں نے قربان کرنے میں دریغ نہ کیا اسے بے آب وگیاہ وادی میں چھوڑ دیا مگر ہمارے محسن خدا نے اس قربانی کو نوازا اور ہمیشہ کے لئے کروڑوں انسانوں کو حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسمٰعیلؑ پر درود پڑھنے والے بنا دیا۔ آج ساری قومیں دنیا کمانے میں منہمک ہیں دین کا میدان خالی ہے وہ ایک وادِ غیر ذی زرع کا مصداق بن رہا ہے کہاں ہیں وہ سچے مومن جو اس بظاہر ویرانہ میں اپنی اولاد کو آباد کر کے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے فرزند بنیں؟ حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے مدرسہ احمدیہ جاری فرمایا۔ تا دین کے دیوانے پیدا ہوں اور اسلام کے نام کو دنیا کے کناروں تک پھیلا دیں۔ پس آؤ۔ اور اپنے مڈل پاس بچوں کو مدرسہ احمدیہ میں داخل کرو۔ تا وہ مدرسہ احمدیہ اور جامعہ احمدیہ کے فارغ التحصیل ہو کر گلزار احمدؑ کی خوشنوا بلبلیں بنیں۔

بھائیو! حضرت ابراہیمؑ کا ایک ہی فرزند تھا۔ اور انہوں نے اسے قربان کر دیا تھا۔ کیا آپ اپنے متعدد بچوں میں سے ایک بچہ بھی دین کے لئے وقف نہ کریں گے۔

خاکسار ابو العطاء جالندھری
پرنسپل جامعہ احمدیہ قادیان

ضرورت کارکن و مددگار کارکن

دفتر مجلس خدام الاحمدیہ مقامی کے لئے ایک مستعد کارکن تعلیم یافتہ اور ایک مددگار کارکن کی ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں بھجوائیں۔ اس ملازمت کیلئے پیش کرتے ہوئے صرف دنیاوی طمع ہی نہیں ہونی چاہئیے بلکہ اس کو ایک دینی کام سمجھ کر اس میں حصہ لینا چاہئیے۔ خاکسار سید مسعود احمد نائب معتمد

اہل قلم خدام انصار سلطان القلم کے مقابلے میں حصہ لیں۔ اور فاستبقوا الخیرات کا نمونہ دکھائیں۔ (مہتمم تعلیم خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

510

تاکہ دوسرے بھی زندہ رہ سکیں

"اب میں ان چیزوں کا تذکرہ کرنا چاہتا ہوں جن سے ہم آپ سب اس غذائی بحران کو دور کرنے میں مدد دے سکتے ہیں۔ انتظامی حیثیت سے خاص ضروریات حسب ذیل ہیں:۔ راشن بندی کی زیادہ سے زیادہ توسیع کی جائے۔ سارے ہندوستان کا فاضل اناج حاصل کیا جائے۔ اور پھر اس فاضل اناج کو قحط زدہ علاقوں میں مناسب طریقہ پر تقسیم کیا جائے۔ اس وقت سب سے بڑا خطرہ ہیں وہ لالچی اور حریص لوگ جو ذخیرہ اندوزی کے ذریعہ سے اپنے حصہ سے زیادہ کا اناج حاصل کرنے کی کوشش کریں گے۔ رشوت ستانی اور چور بازار۔ وہ کمزور دل انسان جو افواہیں پھیلا کر عوام کا اعتماد کم کریں یا ان میں انتشار پیدا کر کے چور بازار کے تاجروں کو موقع دیں۔ وہ کاہل اور کام چور لوگ جن کے پاس اپنی ضروریات کا سامان موجود ہے۔ اور وہ دوسروں کی مدد کیلئے کچھ نہیں کرنا چاہتے۔

اب ہم میں سے ہر ایک ہندوستانی مدد کیلئے کیا کر سکتا ہے

"مجھے امید ہے کہ ہر کسان اور زمیندار اپنی اناج کی ضروریات کو کم کر دیگا اور اپنی کم سے کم ضروریات کا اناج اپنے پاس رکھ لینے کے بعد تمام فاضل اناج یا تو بازار کو بھیج دیگا اور یا پھر حکومت کو دے دیگا

"مجھے امید ہے کہ جو لوگ زیادہ اناج پیدا کر سکتے ہیں۔ وہ جہاں بھی ممکن ہوگا ضرور زیادہ اناج پیدا کریں گے ترکاریاں آلو شکر قند ہر چیز بہت گراں قدر ہوگی۔

"میں مالداروں سے پُرزور اپیل کرتا ہوں کہ وہ جتنی قربانی کر سکیں کریں پر تکلف دعوتیں کم کر دیں۔ روٹی۔ آٹا۔ کیک۔ بسکٹ یا چاول کا استعمال کم سے کم کر دیں۔ اس وقت ذرا سی چیز بھی مدد کریگی۔ قحط زدہ علاقوں کے لوگ۔ اور شہروں کا غریب طبقہ صرف راشن کے اناج پر زندگی بسر کر سکتا ہے۔ مگر مالدار لوگ اس کی جگہ دوسری اشیائے خوردنی مثلاً گوشت۔ مچھلی۔ ترکاریاں اور پھل وغیرہ بھی استعمال کر سکتے ہیں۔

"ہم سب کو مل کر اس بحران کا مقابلہ کرنا چاہیئے۔ اور جہاں تک ممکن ہو برابر سے قربانیاں دینا چاہئیں۔ اگر ہم ایسا کریں تو مجھے یقین ہے کہ ہم بلا کسی تباہی کے ۱۹۴۶ء کو جھیل جائیں گے"

نئی دہلی سے ہز ایکسیلنسی وائسرائے کی تقریر بروز شنبہ مورخہ ۱۷ فروری ۱۹۴۶ء کا اقتباس

3C-63

غذائی بحران
کو
شکست دیجئے

مل کر کوشش کیجئے — مل کر حصہ لیجئے

فوڈ ڈیپارٹمنٹ گورنمنٹ آف انڈیا نئی دہلی کا جاری کردہ

تازہ اور ضروری خبروں کا خلاصہ

راولپنڈی ۱۰ اپریل۔ معلوم ہوا ہے۔ کہ حکومت پنجاب نے راولپنڈی اور اٹک کے اضلاع میں کانگرسی کارکنوں اور طلبا کے خلاف سیاسی نوعیت کے تمام مقدمات واپس لے لئے ہیں۔

طہران ۱۰ اپریل۔ ایرانی فوج کے سابق چیف آف سٹاف جنرل حسن عارف کو حکومت کے خلاف تخریبی سرگرمیاں کرنے کے الزام میں کل آدھی رات کو گرفتار کر لیا گیا۔ آپ کل رات ہمدان سے طہران پہنچے تھے۔ جس کے فوراً بعد آپ کی گرفتاری عمل میں آ گئی

دہلی ۱۰ اپریل۔ آج ہندوستانی عیسائی اینگلو انڈین اور یورپین نمائندوں نے برطانوی مشن سے ملاقاتیں کیں۔ پہلے ہندوستانی عیسائیوں کے نمائندوں سر مہاراج سنگھ اور بی ریا رام نے مشن سے نصف گھنٹہ تک بات چیت کی۔ ملاقات کے بعد سر مہاراج سنگھ نے اخباری نمائندوں کو بتایا۔ کہ انہوں نے مشن کو ایک میمورنڈم پیش کیا۔ جس میں اس امر پر زور دیا گیا ہے۔ کہ ہندوستان کے عیسائی متحدہ ہندوستان کے حامی ہیں

لاہور ۱۰ اپریل۔ سردار بلدیو سنگھ وزیر ترقیات پنجاب نے اعلان کیا ہے۔ کہ صوبہ میں خوراک کی صورت حالات اطمینان بخش ہے۔ اور صوبہ کو خوراک کی قلت کا کوئی خطرہ نہیں۔

لنڈن ۱۰ اپریل۔ رینالڈ نیوز رقمطراز ہے۔ کہ برطانوی وزارتی مشن نے کانگرس کو یہ قطعی یقین دلایا ہے۔ کہ ہندوستان کو مکمل آزادی دینے کی صورت میں ہندوستان سے برطانوی فوجوں کو بھی ہٹا لیا جائے گا

لنڈن ۱۰ اپریل۔ وزیر خزانہ برطانیہ نے کل شام دارالعوام میں ایک سوال کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ یکم فروری اور ۲۹ مارچ ۱۹۴۶ء کے درمیان ریزرو بنک آف انڈیا کا سٹرلنگ سرمایہ تین کروڑ بیس لاکھ پونڈ اور بڑھ گیا ہے۔

دہلی ۱۰ اپریل۔ کچھ اور اشیاء پر سے بھی کنٹرول ہٹا لیا گیا ہے۔ ان میں اونی قالین۔ دریش۔ روغن دار برتن۔ دیسی بائیسکل اور اس کے پرزے۔ دیسی استرے اور استول کے بیڈ شامل ہیں۔

دہلی ۱۰ اپریل۔ اخبار ہندوستان ٹائمز میں یہ خبر شائع ہوئی ہے۔ کہ ریاست جیند کے ایک ہزار فوجیوں نے پچھلے چار روز سے بھوک ہڑتال کر رکھی ہے۔ تاہم وہ اپنی ڈیوٹی سرانجام دے رہے ہیں۔ ان کا مطالبہ ہے کہ ان کی تنخواہوں میں ترقی کی جائے۔ اور الاؤنس میں اضافہ کیا جائے۔

لاہور ۱۰ اپریل۔ سونا ۹۶ روپے ۸ آنے۔ پونڈ ۶۷ روپے۔ چاندی ۱۶۲ روپے

امرتسر ۱۰ اپریل۔ سونا ۹۹ روپے ۴

نئی دہلی ۱۰ اپریل۔ صوبہ بنگال کی مسلم لیگ پارٹی کے لیڈر مسٹر حسن شہید سہروردی نے آج صدر کانگرس مولانا آزاد سے ملاقات کی۔ اور کانگرس کو بنگال کی صوبائی وزارت میں شمولیت کی دعوت دی

نیویارک ۱۰ اپریل۔ آج سیکورٹی کونسل کا ایک خفیہ اجلاس ہوا۔ جس میں روس اور ایران کے معاہدے کے بعد ایران کی موجودہ صورت حال پر غور و فکر کرنے کے لئے کھلے اجلاس کی تاریخ مقرر کی گئی۔ خیال کیا جاتا ہے، کہ آئندہ سوموار کو ایرانی مسئلہ پر دوبارہ غور کیا جائے گا۔ کیونکہ مسٹر حسین علی ایرانی سفیر نے روسی نمائندے کے مطالبہ کی مخالفت کرتے ہوئے سیکورٹی کونسل سے درخواست کی ہے۔ کہ ایرانی مسئلہ کو سیکورٹی کونسل کے ایجنڈا سے خارج نہ کیا جائے۔

لاہور ۱۰ اپریل۔ حکومت پنجاب کے دفاتر ماہ مئی کے آغاز میں لاہور سے شملہ منتقل ہو جائیں گے۔ یہ دفاتر ۴ مئی کو لاہور میں بند ہو کر ۸ مئی کو شملہ میں کھلیں گے۔

نئی دہلی ۱۰ اپریل، آج دہلی میں آل انڈیا لیگ کونسل کا اجلاس مسٹر محمد علی جناح صدر آل انڈیا مسلم لیگ کی صدارت میں تین گھنٹے جاری رہا۔ اس اہم اجلاس میں انڈونیشی عوام کی جنگ آزادی۔ اینگلو امریکن فلسطینی کمیشن اور جنوبی افریقہ کی ایشیائی اقوام کے خلاف مجوزہ قانون کے متعلق مسلم لیگ کی پوزیشن واضح کی گئی۔ کونسل نے غذائی صورت حال۔ آزاد ہند فوج۔ آسام کے لائن سسٹم اور فوجی ملازمت سے سبکدوش ہونے والے سپاہیوں کو دوبارہ ملازمت دلانے کے مسائل پر بھی قرار دادیں منظور کیں۔

چنگنگ ۱۰ اپریل۔ چینی مرکزی حکومت اور کمیونسٹوں میں پھر اعصابی جنگ شروع ہو گئی ہے۔ اور چین کے ملکی اور فوجی اتحاد کے لئے جو مساعی کی گئی تھیں۔ ناکام ہو گئی ہیں۔ ینان کے ایک اخبار نے مرکزی حکومت بلکہ جنرل چیانگ کائی شیک کے خلاف فاشیت کا الزام لگاتے ہوئے پوری طرح زور قلم صرف کیا ہے۔ اس مقالہ میں چینی لیڈر کو "ڈکٹیٹر" افواہیں پھیلانے والا اور مکار کہا ہے۔

نیویارک ۱۰ اپریل۔ پولینڈ کے نمائندے پروفیسر اسکر لینگ نے اتحادی تنظیم امن کے جنرل سیکرٹری سے درخواست کی ہے۔ کہ سپین میں فرانکو کی حکومت کا مسئلہ سیکورٹی کونسل کے سامنے پیش کیا جائے۔

ٹوکیو ۱۰ اپریل۔ جاپان میں انتخابات شروع ہو گئے ہیں۔ جاپان اور بعض اتحادی حلقوں میں یہ خیال کیا جاتا ہے۔ کہ یہ انتخابات بہت قبل از وقت ہیں۔

طہران ۱۰ اپریل۔ آذر بائیجان سے اطلاع موصول ہوئی ہے۔ کہ تبریز اور قزوین سے تقریباً تمام روسی فوجیں نکال لی گئی ہیں

طہران ۱۰ اپریل آذر بائیجان کی ڈیموکریٹک پارٹیوں نے محمود فروغی کو صوبہ آذر بائیجان سے خارج کر دیا ہے۔ یہ نو سال سے اینگلو ایرانی تیل کمپنی کے منیجر ہیں۔ اور ان کا ہیڈ کوارٹر تبریز میں ہے۔

لنڈن ۹ اپریل۔ انڈیا آفس کے ملٹری سیکرٹری جنرل موڈلے مسمی آج لنڈن سے ہندوستان روانہ ہو گئے۔ برطانوی وزارتی مشن جن مذاکرات میں مشغول ہے ان میں شامل ہو جائیں گے۔

نئی دہلی ۱۰ اپریل۔ اسمبلیوں کے مسلم لیگی ارکان کا کنونشن گزشتہ شب بہت دیر جاری رہا۔ اور پاکستان کی قرار داد پر تقریریں ہوتی رہیں۔ مسٹر محمد اسماعیل (مدراس) نے کہا۔ مسلمانان ہندوستان اب جہاد کے میدان میں نکلنے والے ہیں۔ ان کی تہذیب اور ثقافت صرف پاکستان میں ہی محفوظ رہ سکتی ہے۔ بیگم اعزاز رسول پاکستان کیلئے جن قربانیوں کا مطالبہ کیا جائے گا ان میں مسلمان عورتیں پیچھے نہیں رہیں گی۔ بیگم شاہنواز نے کہا کہ اگر انگریز نے اکھنڈ ہندوستان کو ہماری مرضی کے خلاف یہاں نافذ کر دیا۔ تو مسلمان عورتیں اپنے شوہروں اور جگر گوشوں سے مطالبہ کریں گی کہ ہتھیار بند ہو کر میدان میں نکل آئیں اس جہاد میں مسلمات اپنے مردوں کے دوش بدوش میدان میں موجود نظر آئیں گی۔ رات کے دو بجنے والے تھے کہ مسٹر جناح نے کہا اس قرار داد پر اب کافی بحث ہو چکی ہے۔ اس لئے میں اسے آپ کے سامنے استصواب رائے کے لئے رکھتا ہوں۔ سب نے اس کے حق میں رائے دی۔ اور قرار داد نعروں کے درمیان منظور ہو گئی۔

لنڈن ۹ اپریل۔ ترکی نے ولایات متحدہ امریکہ سے پچاس کروڑ ڈالر قرضہ مانگا ہے۔

لنڈن ۹ اپریل۔ وزیر خزانہ نے آج پارلیمنٹ کے دارالعوام میں بجٹ کی تقریر میں اعلان کیا۔ کہ گذشتہ سال کی آمدنی تین ارب ۲۸ کروڑ ۴۰ لاکھ پونڈ تھی۔ بیر (جو کی شراب) سے تیس کروڑ پونڈ۔ تمباکو سے چالیس کروڑ پونڈ۔ اور تفریحی محصول سے پچاس کروڑ پونڈ وصول ہوئے ہیں برطانیہ کی تاریخ میں ان ٹیکسوں نے ریکارڈ قائم کر دیا ہے۔

ایتھنز ۱۰ اپریل۔ یونان کے عام انتخابات میں مختلف پارٹیوں کی تازہ ترین پوزیشن حسب ذیل ہے۔ پاپولسٹ پارٹی ۱۹۱۔ نیشنل ۵۶۔ لبرل ۴۴۔ اعتدال پسند پارٹی ۱۷۔ دوسری پارٹیاں ۱۱۔ ابھی ۸ نشستوں کے نتائج کا اعلان نہیں ہوا۔

کلکتہ ۱۰ اپریل۔ سٹی کارپوریشن کے اعداد شمار سے ظاہر ہے۔ کہ ۲۲ مارچ سے ۲ اپریل تک کلکتہ میں فاقہ کشی کے باعث چھ اشخاص فوت ہوئے

پیرس ۱۰ اپریل کابینہ فرانس نے ۲۸ فروری کے فرانسیسی چینی معاہدہ کو منظور کر دیا ہے۔ اس معاہدہ کی رو سے حکومت فرانس کو چین کے کسی علاقہ میں قبضہ کرنے کا حق حاصل نہ ہوگا۔ کابینہ نے فیصلہ کیا ہے کہ اسے آئین ساز اسمبلی کے پاس بھیجا جائے تا کہ جلد اس کی تصدیق ہو جائے۔